عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۲۲تا۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ مطابق ۸تا۱۵ جولائی ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۲۶

سالانہ تقریری مسابقہ 2026ء

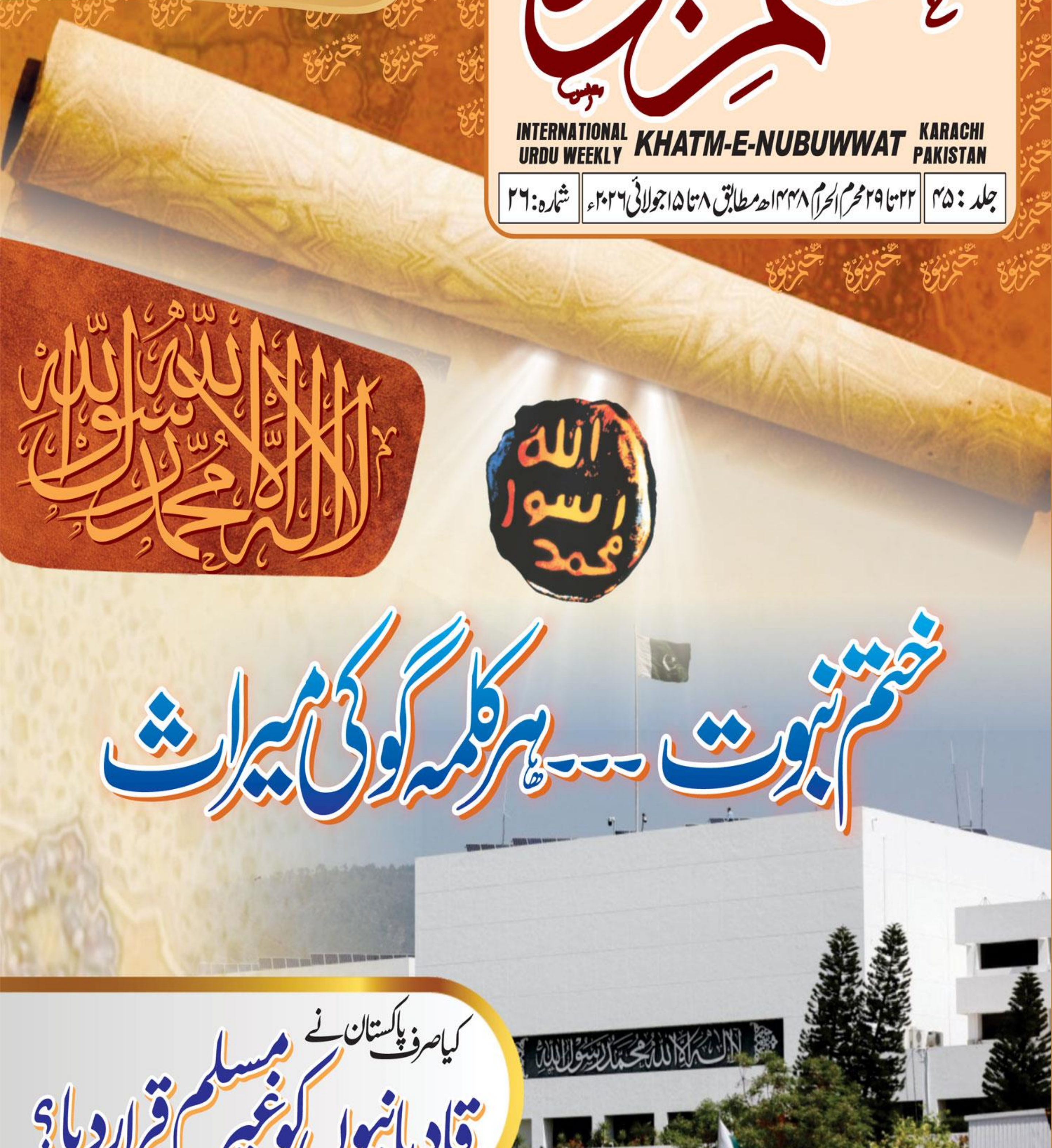

ختم نبوت ... ہر کلمہ گو کی میراث

کیا صرف پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا؟

Website: www.khatmenubuwwat.net www.khatm-e-nubuwwat.info www.amtkn.com

Email: editorkn@yahoo.com

قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود مسلمان کیوں نہیں؟

س:......کیا کلمہ شہادت پڑھنے سے کوئی مسلمان ہوجاتا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو پھر قادیانی بھی تو کلمہ شہادت پڑھتے ہیں، انہیں کیوں مسلمان نہیں سمجھا جاتا؟

ج:......دنیا کا کوئی بھی انسان اسلام کو اور پیغمبر اسلام کو برحق اور سچا مانتے ہوئے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت صدق دل سے پڑھ لے تو اس کے مسلمان ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا، جیسا کہ حدیث میں ہے:

’’عن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قال اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبداللہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ وان الجنۃ حق وان النار حق، ادخلہ اللہ من أیِّ ابواب الجنۃ شاء۔‘‘ (صحیح مسلم،ص:۵۷،ج:۱،طبع: دارالاحیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندہ ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے اور اللہ کا ایک کلمہ تھا جو اس نے مریم (علیہا السلام) تک پہنچایا اور ایک روح تھی جو اس کی طرف سے (پیدا ہوئی) تھی اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے، تو اللہ ایسے شخص کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل فرمادے گا۔‘‘

مذکورہ حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ کلمہ شہادت کا اقرار اور تصدیق کرنے سے کوئی بھی شخص مسلمان ہوسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ شرک سے توبہ کرے اور دین کی بنیادی باتوں کو مانے، مثلاً توحید باری تعالیٰ اور رسالت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور ان کی والدہ کو اللہ کی بندی مانے اور یہ بھی کہ آپ بطور معجزہ بن باپ کے پیدا ہوئے۔ جنت اور جہنم کے وجود کو بھی حقیقت مانے، ایسا شخص یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ لیکن جو شخص دین کی بنیادی باتوں میں سے کسی ایک بات کا انکار کرے یا اس کی باطل تاویل کرے تو وہ شخص محض کلمہ پڑھنے سے مسلمان نہیں ہوسکتا، خواہ وہ دین کی دوسری باتوں کو مانتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو، کیونکہ ایسے شخص کا ایمان معتبر نہیں۔ آج اس نے دین کے بنیادی عقائد میں سے کسی ایک کا انکار کیا ہے یا اس کی باطل تاویل کی ہے، کل وہ کسی دوسری بات کا یا پھر مکمل دین کا ہی انکار کردے گا اور دین اس کے ہاتھوں میں کھلونا بن جائے گا اور یہ شخص دوسروں کے لئے بھی گمراہی کا سبب بنے گا۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم فرمایا: ’’ادخلوا فی السلم کافۃ‘‘ (پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ) کوئی قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود، مہدی یا بزرگ، نبی، رسول، ظلی یا بروزی نبی مانتے ہوئے ہزار بار کلمہ پڑھے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف الفاظ میں اپنی نبوت کا اعلان کیا اور نبی ورسول ہونے کا اقرار کیا، جس کی وجہ سے وہ خود دائرہ اسلام سے خارج ہوکر مرتد اور زندیق ہوا اور اسی حال میں جہنم واصل ہوا۔ مرزا کے دعوائے نبوت کے بعد اس کے ماننے والے اب بھی اس کی طرفداری کریں اور اسے مسلمان، نیک صالح بزرگ مانیں، ایسے لوگ بھی کفر کو اسلام کہنے، مرتد کو مسلمان سمجھنے کی بنا پر خود بھی اسلام سے خارج کہلائیں گے، ان کا کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ کفریہ عقائد سے توبہ نہ کرلیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۴۵ ۲۲ تا ۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵ جولائی ۲۰۲۶ء **شمارہ:۲۶**

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

....پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا؟	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم نبوت.... ہر کلمہ گو کی میراث	۸	مفتی محمد عبداللہ نقشبندی
مولانا محمد طیب کشمیریؒ کا وصال	۱۲	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ	۱۳	مولانا محمد شعیب کمال
شیخ الحدیث حضرت مولانا میاں محمدؒ	۱۸	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا محمد ادریس حقانیؒ کی شہادت (۲)	۱۹	مولانا عرفان الحق حقانی
قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئیداد	۲۳	مولانا مشتاق احمد چنیوٹی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری **مطبع:** القادر پرنٹنگ پریس **طابع:** سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۷۳ فصل:...۸ھ کے واقعات

۱۳۹:...غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ زید بن سہل انصاری نے تنہا بیس کافر قتل کئے اور ان کا سامان اُتار لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ابوطلحہ کو عطا فرمایا۔

۱۴۰:...غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگ قیدی بنائے اور بہت سے مال مویشی وغیرہ مالِ غنیمت بنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مالِ غنیمت صحابہؓ کے درمیان تقسیم نہیں فرمایا بلکہ جعرانہ بھجوادیا، یہاں تک کہ غزوۂ طائف سے جعرانہ واپس آئے تو تقسیم کیا، غزوۂ حنین کے مالِ غنیمت اور قیدیوں کی تفصیل عنقریب آئے گی۔

۱۴۱:...اسی سال غزوۂ حنین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

’’لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ ‘‘(التوبہ:۲۵)

ترجمہ:....’’بے شک اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات پر تمہاری مدد کی اور حنین کے دن بھی جبکہ تم اپنی کثرت پر نازاں ہوئے تھے۔‘‘

۱۴۲:... اسی سال غزوۂ حنین میں ایک کافر عورت بھی مقتول پائی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ:’’اس کو کس نے قتل کیا ہے؟‘‘ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام لیا گیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو پیغام بھیجا کہ کسی عورت، کسی بچے اور کسی ضعیف بوڑھے کو قتل نہ کیا جائے۔

۱۴۳:... غزوۂ حنین میں چار صحابی شہید ہوئے: ۱-ایمن ابنِ اُمّ ایمن الحبشیؓ، اُمّ ایمن، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں، جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی، بعض کا قول ہے کہ یہ ایمن اور تھے جو انصاری صحابی تھے، ان کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ایمن بن عبید بن زید الخزرجی الانصاری۔ ان دونوں اقوال میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ اُمِّ ایمن کا نکاح عبید انصاری سے ہوا تھا، جس سے ایمن کی ولادت ہوئی، عبید کے انتقال کے بعد اُمِّ ایمن کا نکاح زید بن حارثؓ سے ہوا اور اس سے اُسامہ بن زیدؓ پیدا ہوئے، اس لئے ایمن اُسامہ کے ماں شریک بھائی ہیں، زرقانی نے ’’شرح مواہب‘‘ میں اسی طرح ذکر کیا ہے: ۲-یزید بن زمعہ بن اسودؓ۔ ۳-سراقہ بن حارث انصاریؓ۔ ۴-ابوعامر اشعری۔

۱۴۴:... نیز اسی سال غزوۂ حنین میں ابواللحم غفاری بھی شہید ہوئے، ان کا نام بعض نے عبداللہ بن حارثہ، اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے، یہ بہت پہلے سے اسلام اور صحابیت سے مشرف تھے، غزوۂ خیبر اور مابعد کے غزوات میں شریک ہوئے، غزوۂ حنین میں یہ پانچویں شہید تھے۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

کیا صرف پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا؟

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

برصغیر پاک و ہند میں ایک جھوٹے شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیلمہ کذاب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے دامِ تزویر میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسانے لگا۔ تب علمائے کرام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی جماعت اصحابِ رسول کی پیروی میں اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور تمام قادیانی شبہات کے جوابات سے پوری طرح امت کو مطمئن کردیا۔ چنانچہ اس ضمن میں جتنا لٹریچر لکھا گیا اور جس قدر علمی دلائل احاطۂ تحریر میں لائے گئے، میری معلومات کے مطابق پوری اسلامی تاریخ میں کسی فتنہ کے رد میں اتنا کچھ نہیں لکھا گیا ہوگا۔ اس کی جھلک ہفت روزہ کی جلد: ۴۵، شمارہ: ۲۰، ۲۱ میں قارئین ملاحظہ کرچکے ہیں، جس میں قادیانی فتنے کے خلاف جمع کی گئیں ۱۰۰ جلدوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے اس فتنے کی سنگینی اور حساسیت سے ناواقف لوگ آج بھی یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانیوں کا قرآن کریم پر ایمان ہے اور صرف چند آیات کی تشریح میں ان کا مسلمانوں سے اختلاف ہے۔ حالانکہ یہ لاعلمی ہے اور اس خطرناک فتنے سے متعلق یہ غفلت سنگین تر ہے۔ اس لیے آج کی صحبت میں ان شبہات کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ذیل میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی عبارات پیش کی جاتی ہیں:

۱:.... ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' اس کی تفسیر یہ ہے کہ ''انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقي عند المنارۃ البیضاء'' کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔'' (تذکرہ، مجموعہ وحی والہامات، ص:۵۹، طبع چہارم)

۲:.... ''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ''انا انزلناہ قریبا من القادیان'' تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔''

(ازالہ اوہام، ص: ۴۰، روحانی خزائن، ج: ۳، ص: ۱۴۰)

۳:.... ’’ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اتارا جاوے۔‘‘ (کلمۃ الفصل، ۱۷۳، از: مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

۴:.... ’’خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو (سپارے) سے کم نہیں ہوگا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص: ۴۰۷، روحانی خزائن، ج: ۲۲ ص: ۴۰۷)

ان حوالہ جات کی روشنی میں واضح ہے کہ مرزا قادیانی قرآن کریم میں بدترین تحریف کا مرتکب ہوا، اس کے مذکورہ بالا تمام دعوے سفید جھوٹ ہیں، اور قادیانی جماعت مرزا غلام قادیانی پر ایمان رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں کے موجودہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتی، بلکہ اس کا ایمان مرزا کی ان تحریفات پر ہے۔ اس لیے یہ کہنا کہ قادیانیوں کا قرآن کریم پر ایمان ہے، یہ بالکل باطل بات ہے۔

نیز قرآن کریم کی کم وبیش ۱۰۰ آیات کریمہ عقیدہ ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں، حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ایما پر حضرت مفتی محمد شفیعؒ نے ان تمام آیات کو جمع فرمایا اور ان کی تشریح وتوضیح کی۔ اس کے علاوہ ۲۰۰ سے زائد احادیث نبویہ اور امت مسلمہ کا پہلا اجماع بھی عقیدہ ختم نبوت پر قطعی نصوص ہیں، اس لیے یہ سمجھنا کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے صرف چند آیات کی تفسیر میں اختلاف ہے، بہت بڑا فریب اور دھوکا ہے۔

....

کچھ لوگوں کو لگتا ہے کہ قادیانی مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں اور ہماری طرح نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتے ہیں۔

درج ذیل حوالہ جات سے ثابت ہوگا کہ یہ شبہ کس قدر لغو ہے، کیونکہ خود مرزا قادیانی کے بقول اس کا مسلمانوں سے ایک ایک چیز میں اختلاف ہے:

۱:.... ’’محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار رحماء بینھم، اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص: ۴، روحانی خزائن، ج: ۱۸، ص: ۲۰۷)

۲:.... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔‘‘

(مرزا بشیر الدین، الفضل قادیان، ج: ۱۹ نمبر: ۱۳، مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۳۱ء)

۳:.... ’’اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی، کیونکہ مسیح موعود (یعنی: مرزا قادیانی۔ ناقل) نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے۔۔۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمۃ الفصل، ص: ۱۵۸ از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

یعنی قادیانی، مسلمانوں والا کلمہ اس لیے پڑھتے ہیں کہ اس میں محمد رسول اللہ سے وہ مرزا قادیانی کو مراد لیتے ہیں، یہ اعتراف خود مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کا ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کا کلمہ ایک ہی ہے، لچر بات ہے۔

....

ہمارے زمانے کے ایک مشہور مستغرب ڈاکٹر جاوید احمد غامدی صاحب نے حال ہی میں کہا ہے کہ قادیانی امام کے پیچھے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہیں۔ العیاذ باللہ! مگر وہ خود قادیانیوں ہی سے پوچھ لیتے کہ ان کے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کے نزدیک مسلمانوں کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ ملاحظہ ہو:

۱:.... ’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔‘‘ (تذکرہ، مجموعہ وحی و الہامات، ص:۳۱۸، طبع چہارم)

۲:.... ’’صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر (مسلمانوں) کے پیچھے نماز مت پڑھو۔‘‘ (ملفوظات، ج:۱، ص:۵۲۵، طبع جدید)

۳:.... ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔‘‘

(انوار خلافت، ص:۹۰، از: مرزا محمود بن مرزا غلام قادیانی)

یعنی مرزا قادیانی اور اس کی ذریت تو مسلمانوں کو مسلمان تک نہیں سمجھ رہی اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا درست کہہ رہی ہے، لیکن غامدی صاحب قادیانیوں کو نماز کا امام بنانے پر مصر ہیں۔ اس یک طرفہ محبت میں عاشق کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ مجنونِ بے لیلا بن کر خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بن جاتا ہے۔

چودھری ظفر اللہ خان سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائد اعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔ جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی کہ آپ نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کیوں ادا نہیں کی؟ تو اس نے کہا: آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔

(زمیندار، لاہور ۸ رفروری ۱۹۵۰ء)

اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کی نمازِ جنازہ اس لیے نہیں پڑھی، کیونکہ وہ اسے نبی نہیں مانتا تھا۔

(انوار خلافت، ص:۹۱، مرزا محمود ابن مرزا قادیانی)

قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو قادیانی بانی پاکستان کا جنازہ پڑھنے کے روادار نہیں اور جس مرزا قادیانی نے اپنی سگی اولاد تک کا جنازہ نہ پڑھا، غامدی صاحب ان قادیانیوں کو مسلمانوں کی نماز کا امام مقرر کر کے جانے کون سا حقِ نمک ادا کرنا چاہ رہے ہیں!

....

ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ قادیانیوں کو صرف پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، جب کہ باقی دنیا میں انہیں مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے۔ ایسا بالکل نہیں ہے، کیونکہ ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستانی پارلیمان کے فیصلے سے قبل ۱۹ رنومبر ۱۹۲۰ء کو سپریم کورٹ آف ماریشس کے غیر مسلم جج نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔

۲:.... قیامِ پاکستان سے قبل ریاست بہاول پور کی عدالت نے ۷ رفروری ۱۹۳۵ء کو قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ سنایا۔

۳:.... ۱۹۷۳ء میں علمائے حرمین شریفین نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے پر دستخط کیے۔

۴:.... ۲۹ راپریل ۱۹۷۳ء کو پاکستان کے زیر انتظام ریاست آزاد جموں و کشمیر کی اسمبلی پاکستان سے بھی قبل قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکی تھی۔

۵:.... اپریل ۱۹۷۴ء میں رابطہ عالمِ اسلامی کے تحت ۱۴۴ مسلم ممالک نے قادیانیوں کے کفر پر متفقہ قرارداد منظور کی۔

۶:.... ۲۲ تا ۲۸ ردسمبر ۱۹۸۵ء کو مجمع الفقہ الاسلامی نے جدہ، سعودی عرب میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد منظور کی۔

۷:.... ۱۹۸۷ء میں جنوبی افریقا کی عدالت کے غیر مسلم ججوں نے پاکستان کے مسلمان علماء کے دلائل سن کر قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا۔

(باقی صفحہ 26 پر)

ختم نبوت.....ہر کلمہ گو کی میراث

مفتی محمد عبداللہ نقشبندی

دو چیزوں کے حوالے سے ہر دور میں مسلمان جذباتی واقع ہوا ہے، ایک اللہ کی وحدانیت اور دوسرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت۔ عالم کفر کی ہمیشہ خواہش رہی ہے، بلکہ ان کی دن رات محنتوں کا لبِ لباب یہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کا اللہ پر یقین کمزور پڑ جائے اور عقیدۂ ختم نبوت پر زد آجائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات اور عقیدۂ ختمِ نبوت مسلمانوں کا وہ بنیادی سرمایۂ حیات ہے جس کے بغیر مسلمان‘ مسلمان نہیں رہتا۔

حکومتِ برطانیہ کی مکاری:

۱۸۵۷ء میں حکومتِ برطانیہ کی مکاری اور عیاری سے ایسٹ انڈیا کے نام سے بنی ہوئی کمپنی کی مدد سے مسلمانوں کی حکومت کو دیمک کی طرح کھایا گیا، پہلے کمزور کیا اور پھر حملہ کرکے سلطنتِ مغلیہ کا خاتمہ کردیا۔ ۱۸۵۸ء میں ہندوستان ملکۂ برطانیہ کی حکومت کے زیرِ تحت ہوگیا۔ ۱۸۶۸ء میں دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں لایا گیا، جہاں سے حکومتِ برطانیہ کے خلاف تحریکیں اُٹھیں۔ انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ بھی دارالعلوم دیوبند سے جاری ہوا اور مجاہدین کے دستے بھی یہیں سے روانہ ہوئے۔ یوں روزِ اول سے انگریز حکومت کے خلاف دارالعلوم دیوبند اور اکابرینِ دیوبند میدانِ کارزار میں کود پڑے اور انگریزوں کی نیندیں حرام کردیں۔ حکومتِ وقت نے بھی ظلم ڈھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، مگر سرفروشوں کے جذبوں کو مات نہ دے سکی۔

جھوٹی نبوت:

متحدہ ہندوستان میں انگریز اپنے جور و ستم اور استبدادی حربوں سے جب مسلمانوں کے قلوب کو مغلوب نا کرسکا تو اس نے ایک کمیشن قائم کیا جس نے پورے ہندوستان کا سروے کیا اور واپس جاکر برطانوی پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد مٹانے کے لیے ضروری ہے کہ کسی ایسے شخص سے نبوت کا دعویٰ کرایا جائے جو جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دے۔

مرزا غلام احمد قادیانی:

ان دنوں مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ ڈی سی آفس میں معمولی درجہ کا کلرک تھا۔ اردو، عربی، فارسی اپنے گھر ہی میں پڑھی تھی، مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام ہوگیا، غرضیکہ اس کی تعلیم دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے ناقص تھی، چنانچہ اس مقصد کے لیے انگریزی ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے اس سے ڈی سی آفس میں ملاقات کی، گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا اور ساتھ ہی یہ شخص انگلینڈ روانہ ہوگیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو، تو اس نے کہا کہ میں نوکر ہوگیا ہوں، پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آڈر ملنا شروع ہوگئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی، بحث و مباحثہ اور اشتہار بازی شروع کردی۔ یہ تمام تر تفصیل مرزائی کتب میں موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس کام کے لیے برطانوی سامراج نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کا جواب مرزائی لٹریچر میں موجود ہے۔ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار، خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا اور مرزا قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں برطانوی سامراج کو پچاس گھوڑے مع ساز وسامان کے مہیا کیے اور یوں مسلمانوں کے قتلِ عام سے اپنے ہاتھ رنگین کرکے انگریز سے انعام میں جائیداد حاصل کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام

قادر خدماتِ سرکار میں مصروف رہا۔ ستارۂ قیصریہ صفحہ نمبر:۴ پر اپنے بارے میں لکھتا ہے کہ: ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔“

غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں کی غداری رچی بسی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقصد کے لیے انگریز کی نظرِ انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ جن حضرات کی مرزائی لٹریچر پر نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں تضاد ہے، لیکن حرمتِ جہاد اور فرضِ اطاعتِ انگریز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں مرزا قادیانی کی کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں، کیونکہ یہ اس کا بنیادی مقصد اور غرض وغایت تھی، یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

دارالعلوم دیوبند کے سرخیل حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے نورِ ایمانی اور بصیرتِ وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت سے پہلے پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ سے حجازِ مقدس میں ارشاد فرمایا کہ: ”پنجاب میں ایک نیا فتنہ اُٹھنے والا ہے، اللہ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔“ بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین بھی فرمائی۔

خوش قسمت لوگ

۱۸۸۱ء میں جب مرزا لعین نے نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء دیوبند میدان میں آ گئے، اس کے خلاف تحریکیں چلائیں، جانوں کے نذرانے پیش کیے، یہاں تک کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں غیر مسلم قرار پائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک ختمِ نبوت کی کامیابی میں بنیادی کردار علماء کرام کا رہا، مگر یہ مسئلہ صرف علماء کا نہیں، بلکہ ہر کلمہ گو مسلمان نے اسے اپنا ذاتی اور ایمانی مسئلہ سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگوں نے اس تحریک کی کامیابی کے لیے اپنی جان، اپنا مال اور اپنی اولاد پیش کی۔ ہر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنون کی حد تک محبت کا اظہار کیا، گولیوں کے سامنے اپنے سینے پیش کیے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر آنچ نہیں آنے دی، بلکہ سب نے مل کر وہ تاریخ رقم کی ہے، جس کا محض تذکرہ ایمان کی تازگی اور روح کی بالیدگی کا باعث بنتا ہے۔ تحریکِ ختمِ نبوت میں صنفِ نازک بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں، یہاں دو واقعات درج کرتا ہوں۔

ماں کی قربانی:

۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں ایک عورت اپنے بیٹے کی بارات لے کر دہلی دروازے (لاہور) کی طرف آ رہی تھی، سامنے تڑتڑ کی آواز آئی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لیے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو بارات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا، بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا! آج کے دن کے لیے میں نے تمہیں جنا تھا، جاؤ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ۔ میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری بارات میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کروں گی، جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ، تاکہ میں بھی فخر کروں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ ماں کے حکم پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے شہید ہو گیا، جب لاش لائی گئی تو گولی کا نشان پشت پر نہیں تھا، بلکہ تمام گولیاں سینے پر کھائیں۔

عورت کا عشقِ رسول:

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران جب مولانا تاج محمود جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد میں شمعِ رسالت کے پروانوں کے لیے ایک جمِ غفیر سے قادیانی گروہ اور اس کے کفریہ عقائد وعزائم کے تحفظ اور سرپرستی کے لیے حکومت کی طرف سے کیے گئے اقدامات کے خلاف لوگوں کو سول نافرمانی کی ترغیب دے رہے تھے، مولانا تاج محمود کے دل سے نکلنے والی یہ آواز مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی ایک عورت بھی ہمہ تن گوش ہو کر سن رہی تھی، دفعتاً شدتِ جذبات سے مغلوب ہو کر ساری مسجد میں پھیلے مجمع کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنی گود کے بچے کو منبر کے قریب جا کر مولانا کی طرف اُچھال دیا اور کہا: مولانا!

میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وآبرو پرقربان کردو، یہ کہہ کرعورت اُلٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔ اس منظر کو دیکھ کر سارا مجمع دھاڑیں مار مار کررونے لگا۔خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رندھی ہوئی تھی، انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اس عورت کو جانے نا دینا، اسے بلاؤ، چنانچہ اس عورت کو بلایا گیا تومولانا نے کہا کہ:بی بی!سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی، پھر میرے اس بچے (اپنے قدموں میں بیٹھے چھوٹے سے اپنے اکلوتے بیٹے طارق محمود کی طرف اشارہ کیا) کے سینے سے، پھراس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے اور جب سب قربان ہوجائیں، تب اپنے اس بچے کو لے آنا اور اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر قربان کردینا۔ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالے کردیا۔

موچی کا عشقِ رسول:

۱۹۵۳ء کی ختم نبوت کی تحریک میں میانوالی سے قافلے لاہور جاتے تھے، ایک قافلے میں میاں فضل احمد موچی بھی جا کر گرفتار ہوگیا، ان کی گرفتاری مارشل لاء کے تحت عمل میں آئی، مارشل لاء عدالت نے ان کو دیکھ کر باقی ساتھیوں کی نسبت کم سزا دی، اس پر وہ بگڑ گئے اور عدالت میں احتجاج کیا کہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے، اس سے عدالت نے سمجھا یہ سزا کم کرانا چاہتا ہے۔ عدالت نے پوچھا تو کہا: ''مجھ سے کم عمر لوگوں کو دس دس سال کی سزا دی، میرے ساتھ انصاف کیا جائے اور میری سزا میں اضافہ کیا جائے۔''اس بوڑھے جرنیل کی ایمانی غیرت پر جج انگشت بدنداں اُٹھ کر عدالت سے ملحق دوسرے کمرے میں چلا گیا، میاں فضل احمد موچی نے عدالت میں کپڑا بچھا کر گرفتاری، سزا اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے اپنی قربانی کی بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کے لیے نوافل پڑھنے شروع کردیئے۔

اسّی سال کا بوڑھا:

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء میں دہلی دروازے لاہور کے باہر صبح سے عصر تک جلوس نکلتے رہے، لوگ دیوانہ وار آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت پر جان قربان کرتے رہے۔ عصر کے بعد جب جلوس نکلنے بند ہوگئے تو اسّی سال کا بوڑھا اپنے معصوم سات سالہ پوتے کو کندھے پر اُٹھا کر لایا، دادا نے ختمِ نبوت کا نعرہ لگایا، معصوم بچے نے جو دادا سے سبق پڑھا تھا، اسی کے مطابق زندہ باد کہا، دو گولیاں آئیں، اسّی سال کے بوڑھے اور سات سالہ بچے کے سینہ سے شائیں کرکے گزر گئیں، دونوں شہید ہوگئے، مگر تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرگئے کہ اگر آقائے نامدار کی عزت وناموس پر مشکل وقت آئے تو مسلمانوں کے اسّی سالہ بوڑھے خمیدہ کمر سے لے کر سات سالہ بچے تک سب اپنی جان دے کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کرتے ہیں۔

شاعر اور تحریک ختم نبوت:

مولانا امین گیلانیؒ ملک عزیز کے مشہور شاعر تھے، بڑھاپے میں قدم رکھنے کے باوجود آواز جوان اور جذبات گرم تھے، اپنی ایک کتاب ''عجیب وغریب واقعات'' میں اپنی زندگی کا ایک واقعہ رقم کرتے ہیں، پڑھیے اور اپنے بزرگوں کی جرأت و بہادری کا اندازہ لگائیے: جنرل اعظم کے حکم سے لاہور میں کشتوں کے پشتے لگ رہے تھے، تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء اپنے جوبن پر تھی، پولیس مجھے اور میرے بہت سے ساتھیوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر قیدیوں کی بس میں بٹھا کر شیخوپورہ سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئی۔ اسیرانِ ختمِ نبوت بس میں نعرے لگاتے ہوئے جب لاہور کی حدود میں داخل ہوئے، ملٹری نے روک لیا اور سب انسپکٹر کو نیچے اُترنے کا حکم دیا، ایک ملٹری آفیسر نے ان سے چابی لے کر بس کا دروازہ کھول دیا اور بڑے رعب وجلال سے گرج کر بولا کہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ نعرے لگانے والوں کو گولی مارنے کا حکم ہے؟ کون نعرے لگاتا ہے؟ اس صورت حال سے سب پر ایک سکوت طاری ہوگیا، معاً میرا ہاشمی خون کھول اُٹھا، میں نے تن کر کہا: ''میں لگاتا تھا'' اس نے بندوق میرے سینہ پر تان کر کہا: ''اچھا! اب لگاؤ نعرہ'' میں نے پُرجوش نعرہ لگایا، میرا کالی کملی والا! سب نے باآوازِ بلند جواب دیا: زندہ باد۔ اس کی بندوق کی نالی نیچے ڈھلک گئی اور منہ پھیر کر کہا کہ ہاں! وہ تو زندہ باد ہی ہے اور بس سے اُتر گیا۔ ایسا معلوم ہوا جنت جھلک دکھلا کر اوجھل ہوگئی، پھر اس نے سب انسپکٹر سے کچھ کہا، اس نے بس کا دروازہ مقفل کردیا، چند منٹوں بعد ہم بورسٹل جیل لاہور میں تھے۔

صحافت کا بادشاہ اور ختم نبوت

جب ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک چلی، اس وقت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ملک کے وزیر اعظم تھے، دورانِ تحریک آغا شورش کشمیری اپنے پیارے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار بھٹو سے ملے، اس ملاقات کی روداد چٹان ۲۹/ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں موجود ہے، جو مسٹر بھٹو کی بیان کردہ ہے۔ اس روداد کی تلخیص یوں ہے:

مسٹر بھٹو کہتے ہیں: ''شورش اپنے دوست مولانا تاج محمود کے ساتھ میرے پاس آئے، شورش نے چار گھنٹے تک مسئلہ ختمِ نبوت اور قادیانیوں کے پاکستان کے بارے میں عقائد وعزائم کے متعلق گفتگو کی۔ دورانِ گفتگو شورش نے عجیب گفتگو کی، شورش نے باتوں کے دوران انتہائی جذباتی ہو کر میرے پاؤں پکڑ لیے۔ شورش جیسے بہادر اور شجاع آدمی کی ایسی حالت دیکھ کر میں لرز اُٹھا، شورش کی عظمت کو دیکھ کر میں نے اُسے اٹھا کر سینہ سے لگا لیا، مگر وہ ہاتھ ملا کر پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا: بھٹو صاحب! ہم جیسی ذلیل قوم کسی ملک نے پیدا نہیں کی ہوگی، ہم اپنے نبی کے تخت وتاجِ ختمِ نبوت کی حفاظت نا کر سکے۔ پھر شورش نے روتے ہوئے میرے سامنے جھولی پھیلا کر کہا: بھٹو صاحب! میں آپ سے اپنے اور آپ کے ختم المرسلین کی بھیک مانگتا ہوں۔ آپ میری زندگی کی تمام خدمات اور نیکیاں لے لیں، میں خدا کے حضور خالی ہاتھ چلا جاؤں گا، خدا کے لیے خدا کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کر دیجیے، اسے میری جھولی نا سمجھیے، بلکہ اسے فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی سمجھ لیجیے، اس سے زیادہ مجھ میں کچھ سننے کی تاب نہ تھی، میرے بدن میں ایک جھرجھری سی آ گئی۔ میں نے شورش سے وعدہ کر لیا کہ میں قادیانی مسئلہ ضرور بالضرور حل کروں گا۔

ذوالفقار علی بھٹوؒ:

تحریک ختم نبوت کی کامیابی میں وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹوؒ کا کردار بھی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے پر دستخط کرتے ہوئے بھٹوؒ نے یہ تاریخی الفاظ کہے تھے کہ: موت کے پروانے پر دستخط کر رہا ہوں، تاہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے تحفظ کے لیے جان کی قربانی بڑی سعادت ہوگی۔ کرنل رفیع الدین نے اپنی کتاب ''بھٹو کے آخری ۳۱۳ دن'' میں لکھا ہے کہ: بھٹو مرحوم نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانا میری نجات کے لیے کافی ہے اور پھانسی کے ایک روز قبل بھٹوؒ نے کہا کہ: ''کرنل رفیع! قادیانی آج تو بہت خوش ہوں گے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت (کافر) قرار دلوانے والا حکمران پھانسی لگ گیا۔''

اللہ رب العزت ہم سب کو مرتے دم تک ختم نبوت کی پہرہ داری اور چوکیداری کے لیے قبول فرمائیں۔ ۞۞

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی محبت وتعظیم ایمان کا تقاضا ہے

27 / جون 2026ء بعد نمازِ مغرب اکبر مارکی، کچا جیل روڈ لاہور میں حضرت مولانا عبدالرحمن کی سرپرستی میں عظیم الشان ختم نبوت، عظمتِ صحابہؓ واہلِ بیت عظام کانفرنس نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منعقد ہوئی، جس میں علماء کرام، مشائخ عظام اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کے مہمانِ خصوصی شاہینِ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا محمد امجد خان، ڈپٹی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام تھے، جبکہ دیگر معزز مقررین میں مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، میاں پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم مبلغ ختم نبوت، مولانا سمیع اللہ، مفتی محمد سفیان، مولانا محمد سعد، مولانا عزیز اللہ، مولانا طیب عثمانی، قاری مختار الحق ظفر، مولانا یونس مدنی، مہتاب، مولانا ناصر عزیز، جناب بن یامین اور دیگر جید علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم کی عظمت و محبت کو ایمان کا لازمی جزو قرار دیتے ہوئے امت مسلمہ کو دینِ اسلام کے بنیادی عقائد پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کی۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی دینی ذمہ داری ہے اور صحابہ کرام واہلِ بیتِ اطہار کی محبت وتعظیم ایمان کا تقاضا ہے۔

مولانا محمد طیب کشمیریؒ کراچی کا وصال

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مولانا محمد طیب کشمیریؒ ۲۸/ مئی ۲۰۲۶ءکوکراچی میں انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد طیب کشمیریؒ آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے تھے آپ کے چچا مولانا امیر الزمان کشمیری دارالعلوم نانک واڑہ کراچی میں کتب کے درجہ علیا کے مدرس تھے ان کی وجہ سے آپ کراچی تعلیم کے لیے تشریف لائے۔ اس سے پہلے نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں بھی پڑھتے رہے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا جامعہ اس زمانہ میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی تھا، اس کے بانی شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری تھے، ان سے مولانا محمد طیب کشمیری نے دورہ شریف پڑھا اور جامعہ کے اولین و قدیم فارغ التحصیل علماء میں شامل ہوئے، شیخ الحدیث مولانا محمد انور بدخشانیؒ اور جنوبی افریقا کے شیخ الحدیث مفتی اعظم مولانا رضاء الحق آپ کے ہم درس تھے۔ مولانا محمد طیب کشمیری اپنی مادر علمی کے شعبہ تصنیف کے رفیق اور ماہنامہ بینات کے کاموں میں بھی شریک عمل رہے۔ آپ نے گرومندر مین روڈ پر واقع جامع مسجد سبیل والی کی امامت و خطابت کو سنبھالا۔ اتنے متحرک اور بھرپور عزم و ہمت کے پہاڑ تھے کہ دیکھتے ہی دیکھتے مسجد کی توسیع کے لیے کمربستہ ہوئے۔ وسیع وعریض مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس کے افتتاح کے لیے مولانا انظر شاہ کشمیری کو دارالعلوم دیوبند سے بلایا اور ایک بڑا اجتماع کر کے اس مسجد کے افتتاح کو کراچی کے ایک بڑے اجتماع میں بدل دیا۔ آپ بھرپور متحرک اور نظریاتی عالم دین تھے۔ ہمیشہ جمعیت علمائے اسلام کے مشن و عقیدہ کو فروغ دیا۔ اصول وفروع میں کسی دراڑ کو قبول کرنے میں ہمیشہ محترز رہے۔

جمعیت علماء اسلام کے بھرپور نظریاتی رہنما تھے آزاد کشمیر جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے الیکشن میں حصہ بھی لیا آزاد کشمیر کی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے، گلگت بلتستان کشمیر کے علماء طلباء مدارس کے نمائندگان کے لیے کراچی میں آپ چھتری کا کام دیتے تھے۔ آپ نے ایک اپنی وسیع وعریض قدیم وضخیم لائبریری بھی جمع کر رکھی تھی متعدد بارکسی ریفرنس کے لیے کتاب کی ضرورت ہوتی تو ملتان ختم نبوت لائبریری سے کتب منگوانے کا حکم کرتے۔

فقیر راقم کا آپ سے نیازمندانہ ایک ربط اور تعلق تھا اسے ہمیشہ نبھایا آپ کے چچا مولانا امیر الزمان کشمیری کی ’’ردِّ مرزائیت‘‘ کے نام پر ایک کتاب احتساب قادیانیت میں شائع ہوئی تو آپ اس پر سراپا شکرگزار ہوئے۔ تعلق خاطر میں ایک نئے ولولے سے اضافہ ہوا، فقیر ان کے آبائی گاؤں کے مدرسہ اور ان کے چچا مرحوم کی قبر پر حاضر ہوا تو فون پر ان کے عزیزوں نے بات کرائی فقیر کی اس تعلق داری پر اتنے فرحاں ہوئے کہ گفتگو سے فضاؤں میں محو پرواز نظر آنے لگے۔ مولانا محمد طیب کشمیری کے آزاد کشمیر کے مجاہد اول سردار عبدالقیوم سابق صدر آزاد کشمیر سے محبت بھرے تعلقات تھے۔ ان کا جب کراچی آنا ہوتا یا مولانا کشمیر تشریف لے جاتے تو ان سے ملاقات لازمی ہوتی تھی۔ مولانا تمام دینی تحریکوں میں کراچی اور آزاد کشمیر میں پیش پیش رہے۔ آپ ایک مثبت سوچ رکھنے والے جید عالم دین، درویش منش ملکوتی صفات کے حامل عالم دین تھے۔ ان کے کام کرنے کا ایک خاص ذوق اور مخصوص دائرہ تھا اس میں وہ ہمیشہ فعال رہے۔ کراچی کے دینی حلقہ سے آپ کا احترام کا ایک تعلق تھا۔ اس وقت کے علماء کرام کے لیے آپ یادگار شخصیت اور آئیڈیل رہنماء کے طور پر متعارف تھے۔ کراچی میں رہ کر وہ اپنے گاؤں آزاد کشمیر کے مدرسہ کو بام عروج پر لے گئے جو ان کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ کراچی میں فوت ہوئے، بڑا جنازہ ہوا، تدفین کے لیے اپنے آبائی گاؤں لے جایا گیا۔ رہے نام پروردگار کا۔

سالانہ کُل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ 2026ء

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

پہلا مرحلہ:

الحمدللہ! آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔جن میں جلسوں کا انعقاد، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے کوئز پروگرام، مساجد میں بیانات، لٹریچر کی تقسیم، سالانہ چھٹیوں میں دینی مدارس اور کالج، یونیورسٹی کے طلبہ کے لئے شارٹ کورسز وغیرہ شامل ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''سالانہ کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ'' ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی انتظامیہ نے دینی مدارس کے طلبہ کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے اس سلسلہ کا آغاز کیا۔گزشتہ پندرہ سال سے یہ سلسلہ کراچی میں بہ حسن و خوبی چلا آرہا ہے، ہر سال دینی تعلیمی سال کے آغاز میں ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر بھر کے مدارس سے طلبہ کرام پوری تیاری کے ساتھ ذوق وشوق سے اس پروگرام کا حصہ بنتے ہیں۔حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے مرحلے میں ۱۸/جون ۲۰۲۶ء کو ٹاون کی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں تقریر کا عنوان ''مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب'' تھا۔جن طلبہ کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہو گئے۔

دوسرے مرحلے میں ۲/جولائی ۲۰۲۶ء کو تقریری مسابقہ کا انعقاد ہوگا جس میں موضوع ''مجلس تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی جدوجہد'' ہوگا۔جو طلبہ کرام دوسرے مرحلے میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کریں گے وہ ''کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ'' کے فائنل کے لیے منتخب ہو جائیں گے۔

پہلے مرحلے میں کراچی کے 24 ٹاؤنز میں تقریری مسابقے ہوئے اور ان مسابقوں کے دوران 172 مدارس کے 291 طلبہ کرام نے حصہ لیا۔

حلقہ شرقی گلشن اقبال ٹاؤن کا مسابقہ مدرسۃ الانور، مرکز حفاظ ایجوکیشن نزد ڈسکو بیکری گلشن اقبال بلاک 7 میں منعقد ہوا۔جہاں ۷ مدارس کے 15 طلبہ کرام نے شرکت کی اور اپنی علمی وتقریری صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالمغیث سرانجام دے رہے تھے۔منصفین کرام مولانا فصیح اللہ اور مولانا جمیل حمدان تھے۔مہمانِ خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔دیگر مہمانانِ گرامی میں مولانا محمد اعجاز، مولانا اسامہ خطیب، مولانا عبدالحمید، مولانا عمر فاروق، مولانا وکیل شاہ، مولانا حضرت عثمان، مولانا شاہد، مولانا صبغت اللہ، محمد رضوان قاسمی اور مدرسۃ الانور کے اساتذہ کرام شامل تھے۔ پہلی پوزیشن مختار احمد، مدرسہ دارالعلوم گلشن، ہزارہ گوٹھ نے، دوسری پوزیشن محمد مزمل، جامعہ دارالسلام کوئٹہ ٹاؤن سوسائٹی نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد جنید، جامعہ انوارالصحابہ گلزار ہجری نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا عبدالسمیع صاحب نے مدرسۃ الانور کے اساتذہ کے ساتھ مل کر سرانجام دیئے۔

حلقہ شرقی جناح ٹاؤن کا مسابقہ جامعہ عربیہ عباسیہ جامع مسجد شہزادہ گرومندر کراچی میں منعقد ہوا۔ جہاں 7 مدارس کے 13 طلباء کرام نے شرکت کی، مسابقہ کی صدارت مفتی خالدالعباسی صاحب فرما رہے تھے۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا معاذ عبدالشکور اور مولانا احمر نعیم تھے۔منصفین کے فرائض مفتی ولی اللہ عتیق اور مولانا سرفراز حیدری سرانجام دے رہے تھے۔ مہمان خصوصی مفتی شفیق احمد بستوی صاحب تھے۔پہلی پوزیشن شیخ رامش بن مفتی ثناءاللہ، الحکمہ انسٹیٹیوٹ نے، دوسری پوزیشن رفیع اللہ بن اسلام گل، مدرسہ اویس قرنی، پی آئی بی کالونی نے، جبکہ تیسری پوزیشن عبدالقدوس بن

عبدالجلال، جامعہ عربیہ عباسیہ جامع مسجد شہزادہ نے حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولانا قاری عطاء اللہ نے جامعہ عربیہ عباسیہ کے اساتذہ کرام کے ساتھ مل کر سر انجام دیئے۔ پروگرام کے دوران مفتی شفیق احمد بستوی اور آخر میں مولانا محمد رضوان قاسمی نے نہ صرف مقررین کی حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ دیگر طلباو علما کو بھی تحفظ ختم نبوت کے محاذ اور عالمی مجلس کی محنتوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ مسابقہ میں شریک طلبہ کرام کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ جامعہ عربیہ عباسیہ کی طرف سے بھی مختلف کتب و دیگر تحائف ہدیۃً پیش کیے گئے۔

حلقہ شرقی چنیسر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ و جامع مسجد ابراہیم، منظور کالونی، کراچی میں منعقد ہوا۔ جہاں 5 دینی مدارس کے 9 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکریٹری جامعۃ السعید کے استاد مولانا محمد یوسف ڈیروی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عزیز احمد اور مولانا محمود الحسن سر انجام دے رہے تھے۔ مہمان خصوصی حضرت حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب (خلیفہ مجاز شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ) تھے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے مہتمم مولانا محمد طیب عثمانی تھے۔ پہلی پوزیشن عمر فاروق ولد غلام فرید اور محمد مزمل بن مولانا ثناء اللہ نے، دوسری پوزیشن محمد ابوذر بن محمد فاروق نے جبکہ تیسری پوزیشن انس صدیق بن مفتی محمد صدیق نے حاصل کی۔

حلقہ شرقی صفورہ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ اشرف المدارس سندھ بلوچ سوسائٹی گلستان جوہر بلاک 12 میں منعقد ہوا جہاں 6 مدارس کے 13 طلباء کرام نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جامعہ اشرف المدارس کے دو طلبہ نے ادا کئے، جبکہ منصفین کے فرائض مولانا اکرام الحق اور مولانا عبدالودود نے۔ مہمانِ خصوصی جامعہ دارالخیر کے ناظم تعلیمات مولانا مفتی عبدالواحد تھے۔ پہلی پوزیشن وسیع الرحمٰن بن محمد عمر، جامعہ اشرف المدارس نے، دوسری پوزیشن سلیم اللہ بن علی خان، جامعہ اشرف المدارس، جبکہ تیسری پوزیشن محمد ابرار بن نور حسن، مدرسہ افضل العلوم نے حاصل کی۔

حلقہ کیماڑی ماڑی پور ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ قاسمیہ القاسم اکیڈمی جامع مسجد ابراہیم، گلشن سکندر آباد، ٹاپو کیماڑی میں منعقد ہوا۔ جہاں سات مدارس کے 13 طلباء کرام نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت مولانا محمد عارف نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا قاضی فخر الحسن صاحب (امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع کیماڑی) تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد کاشف نعمانی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی محمد شعیب بدر اور مولانا محمد کاشف رانا نے سر انجام دیئے۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا حضرت حسین صاحب تھے دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عبداللہ چغرزئی، مولانا محمد اعجاز، مولانا یونس، مولانا خالد عثمان اور مولانا محمد عثمان تھے۔ پہلی پوزیشن محسن خان بن محمد اسماعیل درجہ رابعہ جامعہ فاروقیہ فیز ٹو نے، دوسری پوزیشن محمد صالح بن کلیم اللہ درجہ سابعہ جامعہ صفہ جبکہ تیسری پوزیشن محمد حذیفہ بن حبیب الحق درجہ ثانیہ مدرسہ خلفاء راشدین ماڑی پور نے حاصل کی۔

حلقہ کیماڑی مورڑ و میر بحر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ تعلیم القرآن بلال مسجد ہارون آباد میں منعقد ہوا، جس میں 8 مدارس کے 12 طلباء نے شرکت کی۔ صدارت قاری بشیر صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد یوسف عباسی تھے۔ میزبان مولانا مفتی گل رفیق تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد محسن طارق الماتریدی اور مولانا محمد مجاہد تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عبداللہ چغرزئی، مولانا قاری بشیر احمد، مولانا نظیف اللہ، مولانا راج ولی اور بھائی محمد اسامہ بھی پروگرام میں شامل رہے۔ پہلی پوزیشن محمد اسماعیل بن تاج محمد، درجہ خامسہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ نے، دوسری پوزیشن نجم الدین بن شمس الدین، درجہ سابعہ جامعہ بنوریہ العالمیہ نے جبکہ تیسری پوزیشن سید نسیم اللہ شاہ بن مستحب شاہ، درجہ سادسہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ نے حاصل کی۔

حلقہ کیماڑی بلدیہ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ معارف اسلامیہ جامع مسجد غانم میں منعقد ہوا۔ جہاں 7 مدارس کے 12 طلبا نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی فیض الحق اور مولانا پروفیسر عبدالودود تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نثار احمد اور مولانا سعد صاحب سر انجام دے رہے تھے۔ پروگرام کے میزبان مولانا عبدالقیوم قاسمی تھے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا سعید الرحمٰن، مولانا عبدالستار، مولانا عبدالقدیر، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا شیر علی، مولانا احسان اللہ اور مولانا حمشید بھی پروگرام میں شامل رہے۔ پہلی پوزیشن نعمان احمد بن ریاض احمد

درجہ سادسہ، جامعہ خیرالعلوم بلدیہ نے، دوسری پوزیشن بھی اسی جامعہ کے حمیداللہ بن آدم درجہ سادسہ نے جبکہ تیسری پوزیشن عبدالماجد درجہ ثالثہ مدرسہ ابوہریرہ اتحاد ٹاؤن نے حاصل کی۔

حلقہ غربی اورنگی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ حدیقۃ القرآن، جامع مسجد خیبر بنارس میں منعقد ہوا۔ جہاں 13 دینی مدارس کے 13 طلباء کرام نے شرکت کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا قاری محمد عثمان غنی تھے۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد عثمان شاکر اور قاری ضیاء الرحمٰن۔ مہمان خصوصی مولانا سید حسین احمد شاہ، ناظم تعلیمات جامعہ اشرف المدارس تھے۔ منصفین کے فرائض مہمانِ خصوصی اور مولانا عبدالحمید سرانجام دے رہے تھے۔

پہلی پوزیشن سیف اللہ بن عمر سعید، دورہ حدیث جامعہ رحمانیہ مدینہ مسجد 4 نمبر نے، دوسری پوزیشن سعد بن باچا رحمٰن درجہ اولیٰ، جامعہ حدیقۃ القرآن خیبر مسجد بنارس نے جبکہ تیسری پوزیشن عابد علی بن محمد علی درجہ سادسہ، جامعہ مرکز العلوم الاسلامیہ البدر مسجد ایم پی آر کالونی نے حاصل کی۔

حلقہ غربی مومن آباد ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ خاتم الانبیاء جامع مسجد اللہ اکبر میں منعقد ہوا۔ جہاں 7 مدارس کے 7 طلباء کرام نے شرکت کی۔ تقریب کے میزبان مولانا سید مشتاق احمد شیرازی تھے۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا نعیم اللہ شاکر اور مصطفیٰ مدنی تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد وسیم ہزاروی اور مولانا مفتی فیضان الرحمٰن کمال نے سرانجام دیئے۔ پہلی پوزیشن فصیح اللہ بن محمد حنیف، مدرسہ دراسات قرآنیہ پٹھان کالونی نے، دوسری پوزیشن محمد معاذ بن قاری اشتیاق، مدرسہ جامعہ اشرفیہ امدادیہ میٹروول نے جبکہ تیسری پوزیشن عباد احمد بن ملنگ خان مدرسہ خاتم الانبیاء مجاہد کالونی مومن آباد نے حاصل کی۔

حلقہ کورنگی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ سلمان فارسی اللہ والا ٹاؤن کورنگی کراسنگ میں منعقد ہوا۔ جہاں 9 مدارس کے 14 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ میزبان مولانا عارف صاحب تھے۔ اسٹیج سیکریٹری مفتی بلال نقشبندی جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب اور مولانا عظمت اللہ تھے۔ منصفین مولانا مفتی رمضان اور مولانا رفیق صاحب تھے۔ مولانا عالم زیب، مولانا بلال، مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا صدیق، مولانا زین العابدین، قاری صدیق، مولانا سعید، مولانا جمیل، مولانا رفیق، مولانا حامد محمود خانپوری اور مولانا مجیب الرحمٰن سمیت کئی شخصیات نے شرکت کی۔ پہلی پوزیشن نذر محمد، درجہ اولیٰ جامعہ رحمۃ للعالمین مہران ٹاؤن نے، دوسری پوزیشن احمد مدنی ولد رحیم گل دورۂ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی جبکہ تیسری پوزیشن انعام اللہ ولد شاہ جہاں درجہ خامسہ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی نے حاصل کی۔

شاہ فیصل ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامع مسجد خاتم النبیین گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی میں منعقد ہوا۔ جہاں 7 مدارس کے 14 طلبہ شریک ہوئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد عادل غنی تھے۔ اسٹیج سیکریٹری سیّد یاسر علی شاہ تھے۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی طارق صاحب، منصفین مولانا عبدالمصور اور مولانا امین اللہ تھے۔ پہلی پوزیشن کاشف راشد، درجہ سابعہ جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی نے، دوسری پوزیشن ذکاء اللہ، درجہ رابعہ جامعہ دار عبداللہ بن مسعود نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد عمیر بن فضل حسین درجہ ثالثہ، جامعہ علی نے حاصل کی۔

ماڈل ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مسجد حفصہ شاخ جامعہ اشرف المدارس ماڈل کالونی میں منعقد ہوا۔ جہاں 4 مدارس کے 11 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ میزبان مولانا حکیم محمد ابراہیم مظہر صاحب مہتمم ادارہ ہذا تھے۔ نقابت مفتی تنویر صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا تنویر اقبال صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ایاز اور مولانا زبیر نے سرانجام دیئے۔

پہلی پوزیشن محمد کاشف درجہ خامسہ جامعہ عثمان بن عفان مسجد حرا ماڈل کالونی نے، دوسری پوزیشن محمد وقاص درجہ سادسہ، جامعہ خاتم النبیین نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد بن یامین درجہ خامسہ، جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی نے حاصل کی۔

حلقہ شمالی نیو کراچی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ عربیہ احسن الدراسات و جامع مسجد چراغ الاسلام، صباء چورنگی نیو کراچی میں منعقد ہوا۔ جہاں 8 مدارس کے 13 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ تقریب کے میزبان مولانا جاوید الرحمٰن اور مولانا محمد احمد دیوان تھے۔ نقابت مولانا شاکر اللہ خیسوری نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی حمید احسن تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی خضر حیات محمدی اور مولانا عبدالوحید چاچڑ نے سرانجام دیئے۔ پہلی پوزیشن محمد عباس ولد لئیق خان درجہ ثانیہ، مدرسہ ادارہ

معارف القرآن ایوب گوٹھ نے، دوسری پوزیشن محمد امجد ولد تاج میر درجہ ثانیہ، جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد ریاض ولد عزیز الرحمٰن درجہ ثانیہ جامعہ مدنیہ المعروف سفید مسجد نیو کراچی نے حاصل کی۔

حلقہ شمالی منگھوپیر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ یوسفیہ اسلامیہ، صدیق گوٹھ، لیاری تیسر ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ جہاں 18 مدارس کے 19 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے مہتمم مفتی محمد نعمان یوسف تھے۔ نقابت احمد ظفر صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالباسط چلاسی، ناظم تعلیمات جامعہ صدیقیہ گلشن معمار تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا لیاقت علی رحمانی اور مولانا عبدالستار اٹکی نے سرانجام دیئے۔ پہلی پوزیشن عبدالصمد ولد عزت خان درجہ رابعہ، مدرسہ جامعہ اسلامیہ منبع العلوم منگھوپیر نے، دوسری پوزیشن نجیب اللہ ولد عبیداللہ درجہ ثانیہ، مدرسہ زید بن ثابت لیاری تیسر ٹاؤن نے جبکہ تیسری پوزیشن غلام نبی ولد امام الدین درجہ ثالثہ مدرسہ راشدیہ تیسر ٹاؤن نے حاصل کی۔

حلقہ شمالی سہراب گوٹھ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ امدادیہ کراچی جہان آباد نزد گلشن معمار میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جہاں 9 مدارس کے 16 طلبہ شریک ہوئے۔ منصفین کے فرائض مولانا ذاکر حسین اور مولانا آصف کھتری نے سر انجام دیئے۔ مہمانِ خصوصی مولانا آیت الرحمٰن تھے۔ پہلی پوزیشن ساجد بن محمد یاسین جامعہ صوت القران نے، دوسری پوزیشن زاہد اللہ بن شاہد اللہ جامعہ محمودیہ جھنجار گوٹھ جبکہ تیسری پوزیشن بھی اسی جامعہ کے عطاءاللہ بن ناموس شاہ نے حاصل کی۔ مسابقہ میں شریک طلبہ کرام کو کتب نقد اور سوٹ کے ہدایا پیش کئے گئے۔

حلقہ جنوبی صدر ٹاؤن کے طلبہ کرام کا تقریری مسابقہ مدرسہ تحفیظ القرآن فتحیہ گارڈن میں منعقد ہوا۔ جہاں 8 مدارس کے 14 طلبہ شریک ہوئے۔ تقریب کے میزبان مولانا مفتی فاروق احمد اور ناظم تعلیمات مولانا حافظ محمد عمر تھے۔ نقابت مولانا قاضی محمد نے کی۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی شکور احمد صاحب اور مولانا نور احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ پہلی پوزیشن محمد انس بن روح الامین، درجہ اعدادیہ اول مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ نے، دوسری پوزیشن محمد امین بن محمد یونس، درجہ سابعہ جامعہ غفوریہ پاکولا مسجد سولجر بازار نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد انس بن محمد انور، درجہ رابعہ مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ نے حاصل کی۔

حلقہ جنوبی لیاری ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ محمودیہ میراں ناکہ لیاری میں منعقد ہوا جہاں 6 مدارس کے 9 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ تقریب کے میزبان شیخ الحدیث مولانا نور الحق صاحب تھے۔ نقابت مولانا محمد ذیشان، مولانا محمد اکرم اور مولانا محمد فہد ہنگورو نے کی۔ مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد اقبال صاحب تھے۔ منصفین مولانا مفتی عبدالمتین اور مولانا مفتی ابرار زمان تھے۔ پہلی پوزیشن محمد فہد بن شاہین زادہ، درجہ خامسہ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی نے، دوسری پوزیشن بھی اسی جامعہ کے عبدالسلام بن سید قیوم شاہ، درجہ خامسہ نے جبکہ تیسری پوزیشن اسلام بن تاج الدین درجہ سادسہ، جامعہ محمودیہ میراں ناکہ نے حاصل کی۔

حلقہ ملیر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن السید سینٹر قائد آباد ملیر میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جہاں 8 مدارس کے 14 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا نور سلام صاحب اور مولانا مفتی محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت مولانا عبدالوہاب پشاوری نے کی۔ پہلی پوزیشن محمد عمیر بن فضل حسین مدرسہ عربیہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن ملیر شاخ نے، دوسری پوزیشن شمس الرحمٰن بن مولانا رحیم بخش مدرسہ تدریس القرآن بنوریہ مانسہرہ کالونی نے جبکہ تیسری پوزیشن امداد اللہ بن سلیم اللہ مدرسہ عائشہ یار محمد گوٹھ قائد آباد نے حاصل کی۔

حلقہ ملیر ابراہیم حیدری ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ عبداللہ ابن عباس و جامع مسجد فضل البشر، بھینس کالونی روڈ نمبر 5 میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جہاں 3 مدارس کے 8 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ منصفین مولانا محمد لائق شاہ اور مولانا سعید الرحمٰن شاہ آزاد تھے۔ پہلی پوزیشن آفتاب بن مجیب الرحمٰن مدرسہ عبداللہ ابن عباس، بھینس کالونی نے، دوسری پوزیشن بھی اسی مدرسہ کے احمد نور بن اقبال نے جبکہ تیسری پوزیشن عبدالحق جامعہ تحفیظ القرآن شیر پاؤ کالونی نے حاصل کی۔

حلقہ ملیر گڈاپ ٹاؤن کا مسابقہ جامعہ عربیہ ضیاء العلوم یعقوبیہ بحریہ ٹاؤن سپر ہائی وے میں منعقد ہوا۔ جہاں 6 مدارس کے 10 طلبہ کرام کے درمیان مسابقہ ہوا۔ منصفین مولانا شاکراللہ خیسوری اور مولانا احسن ممتاز تھے۔ مہمانِ خصوصی مولانا قاضی احسان احمد صاحب اور محمد انور رانا صاحب ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی تھے۔ پہلی پوزیشن عمر فاروق بن غلام اللہ درجہ ثالثہ، جامعہ بیت العتیق گلشن حدید نے، دوسری پوزیشن محمد سعد بن حبیب اللہ مدرسہ امہات المومنین زکریا گوٹھ نے جبکہ تیسری پوزیشن شیر محمد بن فضل محمد جامعہ عربیہ ضیاء العلوم یعقوبیہ بحریہ ٹاؤن نے حاصل کی۔ پروگرام کے میزبان مولانا احمد اللہ جان آغا صاحب تھے۔

حلقہ وسطی ناظم آباد ٹاؤن کا مسابقہ مدرسہ انوارالقرآن صدیقیہ قدسیہ مسجد بس اسٹاپ نمبر 2 ناظم آباد نمبر 3 میں منعقد ہوا۔ جہاں 7 مدارس کے 11 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پروگرام کے میزبان شیخ التجوید مولانا قاری خیر الحق ابرار تھے۔ نقابت مولانا انس محمود کوہاٹی نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا نورالحق صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی خالد محمود اور مولانا محمد علی نے سرانجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالحئی مطمئن، مفتی سید اکرم الرحمٰن، مولانا احمد حنظلہ جلالپوری، مفتی محمد عاصم، مفتی نوید عالم کالونی، مفتی سید مدثر شاہ اور مولانا محمد اسامہ مسکین سمیت دیگر کئی شخصیات بھی پروگرام میں شامل رہیں۔ پہلی پوزیشن احتشام اللہ بن سید عبداللہ شاہ، درجہ رابعہ مدرسہ جامعہ تحفیظ القرآن گول مارکیٹ، دوسری پوزیشن محمد سلمان بن محمد اسماعیل درجہ خامسہ جامعہ اسلامیہ امداد العلوم پاپوش نگر نے جبکہ تیسری پوزیشن مدثر شاہ بن مکمل شاہ درجہ ثانیہ مدرسہ دارالعلم رشیدیہ لال مسجد فردوس کالونی نے حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولوی ابرار احمد ضیائی نے سرانجام دیئے۔

گلبرگ ٹاؤن کا مسابقہ مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ میں منعقد ہوا۔ جہاں 6 مدارس کے 12 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ نقابت مولانا محمد اعجاز عباسی نے کی۔ مولانا احتشام الحق اور مولانا محمد حسنین معاویہ منصفین تھے۔ تقریب کے میزبان مولانا سید رزین شاہ صاحب تھے اور مہمان خصوصی مولانا عبدالرشید رشیدی صاحب تھے۔ پہلی پوزیشن احسان اللہ بن محمد آصف، درجہ سابعہ مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ نے، دوسری پوزیشن بھی اسی مدرسہ کے بلال احمد بن عبدالحمید نے جبکہ تیسری پوزیشن حمد انس بن زرعون شاہ، درجہ ثانیہ مدرسہ امام محمد سہراب گوٹھ نے حاصل کی۔

نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کا مسابقہ جامع مسجد نورالاسلام، شپ آنر کالج میں منعقد ہوا۔ جہاں 9 مدارس کے 11 طلبہ کرام شریک ہوئے۔ تقریب کے میزبان مولانا عبیداللہ حسن زئی مدظلہ تھے۔ نقابت مفتی محمد ثناء الرحمٰن صاحب نے کی۔ مہمانِ خصوصی مولانا گل محمد تالنوی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا غلام ربانی اور مولانا سید اختیار شاہ نے سرانجام دیئے۔ پہلی پوزیشن محمد زین بن عزیز الرحمٰن، درجہ رابعہ جامعہ دارالعلوم رحمانیہ بفرزون نے، دوسری پوزیشن محمد حامد بن زاہداللہ، درجہ سادسہ مدرسہ مدینۃ العلوم نے جبکہ تیسری پوزیشن حامد معاویہ بن سمیع الحق، درجہ رابعہ جامعہ عمر شپ آنر کالج نے حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مفتی محمد ثناء الرحمٰن نے جامع مسجد نورالاسلام کی انتظامیہ کے معاونت سے سرانجام دیئے۔

حلقہ شمالی لیاقت آباد ٹاؤن کا مسابقہ جامع مسجد نایاب میں منعقد ہوا۔ جہاں 5 مدارس کے 8 طلبہ کرام نے شرکت کی۔ نقابت ذوالقرنین عباسی نے کی۔ منصفین مفتی محمد بلال اور مفتی عبدالرازق تھے۔ تقریب کے میزبان مفتی نوید انور اور مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ پہلی پوزیشن محمد حسان بن محمد نعمان جامعہ الٰہیہ نے، دوسری پوزیشن اسدالرحمٰن بن خلیل اللہ جامعہ صدیقیہ نے جبکہ تیسری پوزیشن محمد حماد بن عبداللہ جامعہ الٰہیہ نے حاصل کی۔ پروگرام کے انتظامات مولانا انیق الرحمٰن نے نایاب مسجد کے اساتذہ کرام سے مل کر سرانجام دیئے۔ کراچی کے تمام ٹاؤنز میں ہونے والے مسابقے اپنی مثال آپ تھے۔

میزبان مدارس کے اساتذہ، طلبہ وانتظامیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ خوب محنت سے انتظامات کو سنبھالا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام حلقوں کے ذمہ داران نے بھی اپنی بھرپور صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنی ٹیم کے ہمراہ ان پروگرامات کی کامیابی کے لیے بھرپور محنت کی۔ اللہ کریم تمام کارکنان ختم نبوت اور جملہ احباب کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ ۞

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد میاںؒ لودھراں کی آرائیں فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ کریما، نام حق سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک مدرسہ سراج العلوم لودھراں کے بانی ہمارے حضرت بہلویؒ کے خلیفہ ارشد، دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولانا سید بشیر احمد شاہ کاظمیؒ سے پڑھیں۔ دورۂ حدیث شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے قائم کردہ جامعہ مخزن العلوم خان پور سے کیا۔ اس زمانہ میں جامعہ مخزن العلوم خان پور کا طوطی بولتا تھا۔ حضرت درخواستیؒ سے ۱۹۶۷ء میں پڑھا۔ حضرت درخواستیؒ کے علاوہ مولانا واحد بخشؒ، مولانا عبدالرحیم درخواستیؒ سمیت کئی ایک شخصیات سے احادیث نبویہ کی فیوض و برکات حاصل کیں۔ علوم نبویہ کی تحصیل کے بعد اپنے استاذ محترم حضرت مولانا بشیر احمد شاہ کاظمیؒ کے زیر سایہ جامعہ سراج العلوم میں تدریس شروع کی۔ ابتدائیہ سے لے کر اکثر کتب اپنے استاذ محترم کی نگرانی میں پڑھائیں۔ ۸؍مئی ۱۹۷۳ء کو حضرت کاظمیؒ کی وفات کے بعد جامعہ سراج العلوم کے مہتمم اور جامع مسجد اڈے والی کے خطیب بنا دیئے گئے۔

مدرسہ سراج العلوم استاذ محترم حضرت مولانا اللہ بخش ایاز ملکانویؒ کی جامعہ میں بطور صدر مدرس تشریف آوری کے بعد جامعہ بنا۔ استاذ محترم کی تشریف آوری کے بعد طلبا کا رجحان بڑھ گیا۔ مشکوٰۃ شریف تک تمام درجات میں طلبا سینکڑوں کی تعداد میں آنا شروع ہوئے، لیکن دورۂ حدیث بعد میں شروع ہوا۔ احباب کے مشورہ سے شیخ الحدیث کا منصب خود سنبھالا تقریباً تمام کتابیں تو پہلے پڑھا چکے تھے۔ احادیث پاک بالخصوص بخاری شریف کی تدریس کا منصب خود سنبھال لیا۔ آپ علاقہ کے غریب اور مظلوم عوام کی دادرسی فرماتے۔ لودھراں ضلع بنا تو آپ تبلیغی امن کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ ضلعی انتظامیہ آپ کا بہت احترام کرتی تھی، آپ سیاسی اثر و رسوخ بھی رکھتے تھے، سابق وزیراعظم جناب سید یوسف رضا گیلانی، کہروڑپکا سے ایم این اے جناب عبدالرحمٰن کانجو، لودھراں سے ایم این اے جناب احمد خان بلوچ اور ایم پی اے حضرات سے آپ کے قریبی تعلقات رہے۔ آپ جمعیت علماء اسلام ضلع لودھراں کے بھی امیر رہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں مولانا محمد موسیٰؒ کی وفات کے بعد جناب صوفی محمد علی مرحوم، جناب نور محمد مجاہد کی وفات کے بعد مجلس کا نظم ضلعی سطح پر آپ کی سرپرستی میں مولانا محمد موسیٰؒ (جو آپ کے استاذ بھی تھے) کے فرزند ارجمند مولانا محمد مرتضیٰ سلمہ نے سنبھالا تو قدم قدم پر آپ کی راہنمائی سے قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا۔ آپ نے ۱۹۷۳ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکوں اور ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا اور ضلعی سطح پر قادیانیوں کو نتھ ڈالے رکھا۔

آپ ہمارے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے دورۂ تفسیر اور دورۂ حدیث شریف کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اس وجہ سے مجلس کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتے اور مجلس کی مطبوعات کے ہمیشہ متمنی رہتے۔ مطالعہ کے بھی عادی تھے۔ ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک کے بھی خریداروں میں سے تھے۔

آپ کے دورِ اہتمام میں جامعہ سراج العلوم نے تعمیر و تدریس میں ترقی کی۔ وسیع و عریض مسجد کی تعمیر اور مغربی جانب درسگاہوں اور دارالاقامہ کی کوہ قامت تعمیر ہوئی۔ علاقائی علماء کرام کی سماجی، انتظامی سطح پر بھی سرپرستی کی۔ ان کے سماجی مسائل کے حل کے لئے بھی کوشاں رہتے۔ بہت سے مسائل آپ کے ٹیلی فون سے حل ہو جاتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جامع مسجد الصادق بہاولپور کی کانفرنسوں میں شریک ہوتے اور کبھی کبھار بیان بھی فرماتے، اگرچہ آپ کے گلے پر اثر تھا۔ بولنے میں دقت کے باوجود بیان بھی فرماتے۔ اجلاس میں سفید صاف وشفاف لباس زیب تن فرماتے۔

یکم اپریل ۲۰۲۶ء کو عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے، راقم نے ۲۷؍اپریل کو ان کے جانشین مولانا محمد عثمان میاں سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

شیخ الحدیثِ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

حضرت مولانا محمد ادریس حقانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

دوسری قسط

مولانا عرفان الحق حقانی، اکوڑہ خٹک

پچیس آدمیوں کا آپؒ کے ہاتھوں اسلام قبول کرنا اور تبلیغی جماعت کی تحسین:

دعوت وتبلیغ کے کام کی اکثر اوقات تحسین اور تائید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میں جاپان گیا تو وہاں مختلف مقامات پر میرے بیانات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں کہ پچیس غیر مسلم افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے اب ان لوگوں کے بارے میں مجھے فکر لاحق ہوئی کہ میں تو پاکستان واپس چلا جاؤں گا انہیں وضو، نماز، روزہ کے مسائل اور احکامات سکھلانے ہوں گے جن پر سوچ و بچار کے بعد یاد آیا کہ یہاں کے تبلیغی مراکز میں بھی میرے بیانات ہوئے، ان کی ذمہ داری لگالیتا ہوں لہٰذا ان کے ذمہ ان ۲۵ نومسلموں کی تعلیم وتربیت کا کام لگادیا۔ فرمایا کہ اب اگر یہ تبلیغ والے حضرات نہ ہوتے تو ان نو مسلموں کا کیا بنتا؟ گاہے گاہے وہ تبلیغی حضرات مجھے موبائل سے رابطہ کر کے کہتے ہیں کہ اب آ کر ان نومسلموں کو ملاحظہ کر لیجئے کہ ان کو دینی تعلیم کے ایک بڑے حصے پر عبور حاصل ہو چکا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبلیغ ایک چلتا پھرتا مدرسہ بھی ہے اور عملی تربیت کا میدان بھی ہے۔

مقبول عوامی مقرر:

دینی مدارس کے سالانہ اجتماعات اور عوامی جلسوں میں اشاعت دین کی غرض سے پاکستان بھر کے بڑے شہروں میں سالہا سال سے آپ کا آنا جانا رہتا تھا۔ آپ کا بیان پندوموعظت اکابرین کے واقعات، اشعار اور لطائف سے بھرپور ہوتا، مجمع میں شریک حاضرین گھنٹوں آپ کے بیان سے محظوظ ہوتے۔ خندہ روی، طلاقت اور علمی کمالات کے بناء پر لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔

چونکہ آپ عوامی خطاب میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے اس لئے اکثر مدارس اور دینی مجالس کے انعقاد کرنے والے لوگ آپ سے پورے سال پیشگی اور چھ چھ مہینے پہلے وقت لیتے تھے۔ آپ کی زیادہ توجہ تدریس کی طرف تھی لہٰذا عصر، مغرب اور عشاء کے اوقات اس امر مذکورہ میں صرف ہوتے تھے۔ سینکڑوں مدارس ان سے وقت لینے کے خواہشمند ہوتے اس لئے مدارس کے مہتممین اور دینی جلسوں کا انعقاد کرنے والے سفارش کیلئے کوئی نہ کوئی واسطہ بھی ضرور ڈھونڈتے۔ مجھے بھی اکثر علماء کرام اور دیندار لوگ مجبور کرتے۔ میں نے چند ایک دفعہ ان کے لئے سفارش کی، تاہم بعد میں یہ سوچ کر کہ آخر شیخ شہیدؒ کس کس کو وقت دیں گے؟ اگر وقت نہ دے تو پھر میرے دل میں شیخ شہیدؒ سے گلہ شکوہ پیدا ہوگا اور اگر ہماری وجہ سے مجبور ہو کر وقت دیدیں تو ان کیلئے یہ بڑا مشکل کام ہوگا۔ لہٰذا تین سال سے اس باب میں سفارش کرنے سے گریز کرتا رہا۔

مولانا سیّد صاحب حسین شاہ صاحب کے مدرسہ بنات کے متعلق قلمی تاثرات:

اسی طرح ایک موقع پر میں نے مولانا سید صاحب حسین شاہ صاحب سکنہ بابوزئی مدرسہ کیلئے وقت دینے کی سفارش فرمائی تو منظور فرماتے ہوئے وہاں تشریف لے گئے اور وہاں سالانہ جلسہ کرنے کے بعد ذیل کے تاثرات قلمبند فرمائے تھے جو کہ اب تاریخ کا حصہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہ ھذٰا الدین۔

آج مورخہ ۲/مئی ۲۰۱۸ء کو مدرسہ تعلیم القرآن لبنات الاسلام تخت آباد روڈ بابوزئی محلہ سیدان ضلع پشاور بسلسلہ ختم بخاری شریف حاضری ہوئی۔ مجھے برادر محترم جناب حضرت مولانا عرفان الحق حفظہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر مدرسہ جانے کے لئے دعوت دی ہے۔ الحمدللہ! جامعہ کا مدیر مولانا سید صاحب حسین شاہ حقانی صاحب جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے جید فضلاء میں سے ہیں۔ دارالعلوم ہٰذا کے حسن کارکردگی سے مطمئن ہوا، جید مدرسین

حضرات اور معلمات مکرمات کے زیر درس درسِ نظامی للبنات کے تمام شعبے فعال ہیں، کافی تعداد میں طالبات حصول علم میں مصروف ہیں۔ طالبات کی شرعی علوم کی تعلیم کے علاوہ اخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم فاضل صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمادیں اور مدرسہ ہٰذا کو مزید ترقی نصیب فرمادیں اور اس سال کے تمام فاضلات کے عمر وعلم میں برکت دیں۔ فقط: محمد ادریس عفی عنہ

صفات وکمالات:

معاملہ فہمی، حکمت وتدبر اور صبر شکر کے اوصاف آپ میں بطور اتم موجود تھے۔ تنازعات اور مخاصمات میں صلح وامن کی راہ ہموار کرنے کا گُر آپ کو بطور خاص حاصل تھا۔ اسباق میں روانی، وقت کی پابندی تحمل وبرداشت اور دوستانہ ماحول کے روادار رہے۔

اعتراف حقیقت کا اعلیٰ خُلق:

امسال شوال میں کسی اہم مسئلہ میں بات چیت کرتے ہوئے راقم الحروف نے عرض کیا، اس مسئلہ میں آپ کا یوں کہنا..... مناسب نہیں تھا اور اس سے اور بھی معاملات غلط سمت جانے لگیں گے، احقر نے زیادہ زور دیتے ہوئے کہا کہ اسی معاملہ زیر بحث کے حوالہ سے قیامت کے دن میں آپ کا گریبان پکڑوں گا۔ انتہائی اہم نازک امر ہے۔ انہوں نے جواب میں ایسا ظاہر فرمایا کہ میرا بھی ہاتھ ہوگا اور تمہارا گریبان ہوگا۔ یعنی میرے بھی ہاتھ ہی سلامت ہیں اور پھر شیخ شہیدؒ نے مجھ سے اپنے ایک، دوشکوے کیے، میں نے مزید تشفی کے لئے اس معاملہ کی مزید عواقب کی نشاندہی کی تو پھر فرمایا کہ نہیں مولانا مزاح اور خوش طبعی اپنی جگہ، ہم بھائی بھائی ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے بھی بات میں زور ڈالنے کیلئے آپ کو قیامت کے دن گریبان سے پکڑنے کی بات کی۔ جس پر معذرت خواہ ہوں۔ اس پر ہنستے ہوئے کہا کہ ہم سب ایک ہی گھر کے لوگ ہیں، آپس میں یہ نوک جھونک ہوتی رہتی ہے۔ اس سارے واقعہ سے بتانا یہ مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ شہیدؒ کو بڑے اعلیٰ اخلاق سے نوازا۔ جب کبھی کوئی بات کہی تو اسے پتھر کی لکیر سمجھ کر اس پر اڑے رہنے کا مزاج نہ تھا ورنہ درس حدیث کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کے باوجود اپنی غلطی کا اظہار کرنا اور معذرت چاہنا اس سے بڑھ کر اونچے کردار کو ڈھونڈنا اس دور میں بڑا مشکل امر ہے۔

موقوف علیہ کی دو جماعت بنانا:

جامعہ حقانیہ میں چھ سال قبل شوال ۱۴۴۲ھ میں موقوف علیہ کی دو جماعت الف اور با بنانا بھی آپ کی رائے اور تحریک سے ممکن ہوا۔ اس میں دونوں جماعتوں کے درمیان مسابقت کی فضاء پیدا ہوتی ہے اور اساتذہ کیلئے تدریسی ترقی کی راہ ہموار کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ ہر کلاس کے نظم کو ناظمین کے لئے سنبھالنا آسان ہوگیا۔

میرے اسباق پر اطمینان کا اظہار:

مجھے کبھی کبھی مخاطب کرکے کہتے کہ میں طلباء کرام سے آپ کے اسباق کے بارے میں پوچھتا ہوں ان کے آپ کے متعلق بڑے اچھے تاثرات ہیں۔ بحمداللہ! آپ بڑے اچھے انداز سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ تدریس ہی مولوی کے ماتھے کا جھومر ہوتا ہے جتنا کوشش کروگے مولانا عبدالحقؒ کی روح خوش ہوگی۔ آپ سے لوگوں کی بڑی توقعات ہیں۔

دیدار شیخ آخر شد:

پس از رحلت مجھے الحمدللہ! حضرت شیخ شہیدؒ کی زیارت کا سوا دوگھنٹہ تک شرف حاصل ہوا اور وہ یوں کہ میں ترنگزئی پہنچتے ہی تعزیتی پنڈال میں خطاب کرنے کے بعد حضرت شیخ کی بیٹھک (مہمان خانہ) میں جہاں وہ تشریف فرما ہوتے بیٹھ گیا۔ میں نے ساتھیوں اور حاضرین مجلس جو زیادہ تر حضرت کے اعزہ واقارب اور دوست حضرات تھے کو کہا کہ آج شیخ کی نشست تو موجود ہے لیکن میر مجلس نہیں۔ یہ مسند بھی رو رہی ہوگی۔ بعدازاں میں فوقانی منزل پر واقع ان کے کتب خانے گیا جہاں نماز ظہر پڑھی۔ یہاں حاجی عبدالرحمٰن سابقہ سینیٹر اور مولانا مفتی محمد ندیم محمودی صاحب اور دیگر علماء کرام سے ملاقاتیں ہوئیں کچھ دیر بعد میں وہاں کتابوں کے مطالعہ میں لگ گیا۔ تہذیب الکمال کے کچھ اوراق پلٹے، پشتو میں مولانا شاہ فیصل کی ترمذی کی شرح پر سرسری

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

نظر ڈالی۔لغات القرآن پر مبنی کتاب کو تھوڑا بہت ٹٹولا۔سوا چار بجے حضرت شیخ شہیدؒ کے جسد کو لے جانے کے لئے ایمبولینس لایا گیا۔ہزاروں لوگ گھر کے دروازے میں ان کے دیدار کے لئے بے تاب نظر آرہے تھے، انصار الاسلام کے کارکنوں نے بڑی دقت کے ساتھ لوگوں کو ہٹا کر بمشکل ایمبولینس کو اندرونی دروازے تک لانے میں مدد کی۔بڑی تگ ودو کے بعد حضرت کی لاش کو ایمبولینس میں رکھ کر روانگی ہوئی۔حضرت کے دونوں صاحبزادگان مولانا انیس احمد صاحب، ڈاکٹر سلمان صاحب، دو داماد جناب حبیب اللہ خان صاحب، جناب عبدالماجد صاحب اور ایک برادر نسبتی مولانا عابداللہ صاحب فرزند شیخ الحدیث مولانا حسن جان شہیدؒ، راقم الحروف (مولانا) محمد عرفان الحق حقانی سمیت حضرت کے جسد کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے تھے۔میں دوران وصول جنازگاہ حضرت کے دیدار سے محظوظ ہوتا رہا اور دل خون کے آنسو رو رہا تھا کہ آج وہ ہونٹ خاموش ہیں جو کبھی ہزاروں طلباء کو پڑھانے اور کبھی ہزاروں کے مجمع کو بیان کرنے کے لئے متحرک ہوتے۔میں نے حضرت کے ہونٹوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ انتہائی یخ بستہ تھے۔ہائے افسوس آج وہ قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ کے زمزمے اٹھانے والی زبان خموش کی جا چکی تھی۔

وہ دن گئے جب پسینہ گلاب تھا
اب عطر بھی ملوں تو خوشبو نہیں

ایک کلومیٹر کا راستہ لاکھوں لوگوں کی بھیڑ میں سوا گھنٹہ میں طے ہوا۔ہر کوئی بے تابانہ شہید کے دید کا متمنی تھا، لیکن اس کا نظم کرنا از حد مشکل تھا بنابریں اور ماضی میں اکابرین کے اجساد کی آخری زیارات کے تجربہ کو سامنے رکھ کر دیدار عام نہ کروانے کا فیصلہ ہوا۔ایمبولینس میں جنازہ گاہ کی طرف چلتے ہوئے ڈاکٹر سلمان اپنے والد کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔ابا جان! اب آپ کو کوئی پڑھنے پڑھانے اور جلسوں میں جانے کی زحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔آپ کو اب مکمل آرام مل گیا ہے۔گاہے گاہے کہتا کہ ابا جان ہماری قیامت کی صبح تک خاندان کے فرد فرد کی سفارش کرنا کہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ بخش دیں۔آپؒ کو تو طلباء وعلماء کرام نیز ناداروں کی فکر رہتی کہ ان سے علاج اور ٹیسٹوں (معائنہ) کی فیس نہ لینا اپنے ذاتی جیب سے مجھے لاکھوں روپیہ دے کر ان لوگوں کے علاج کرنے کا امر فرماتے۔اب بھی چار لاکھ روپیہ اسی مد میں میرے پاس ہیں۔آپؒ مولانا سمیع الحق شہیدؒ اور نانا جان مولانا حسن جان شہیدؒ کی صف میں شامل ہوگئے۔ الوداع، الوداع۔تقریباً ۶ بجے مولانا انیس احمد حقانی کی امامت میں جنازہ ادا کیا گیا۔

جنازہ کے بعد اندازہ تھا کہ لوگ پھیل جائیں گے اور دھکم پیل کی کیفیات نہ ہوں گی لیکن پھر بھی خلاف توقع ان ہی کیفیات کا مسلسل سامنا کرنا پڑا۔تقریباً پون گھنٹہ کے انتظار کے بعد حضرت کی نعش کو ایمبولینس سے اتار کر قبر میں رکھا گیا۔ادھر سورج غروب ہو رہا تھا اور ادھر شیخ الحدیثؒ دنیا سے ہمیشہ کے لئے ظاہری بدن کے اعتبار سے ہم سے روپوش ہو رہے تھے۔احقر کو بحمداللہ! تدفین اور قبر میں رکھنے کا شرف حاصل رہا۔شیخ شہیدؒ کا ایک مقامی مقتدی حاجی جاوید خان اور دیگر لوگ بھی قبر میں اتارنے کے عمل میں شریک رہے۔

پس از شہادت روحانی تعلق:

رؤیائے صالحہ کی حقیقت پر تمام علماء کا اتفاق ہے اس سلسلہ میں دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا منیب حقانی سکنہ پبی نوشہرہ نے مجھے شیخ شہیدؒ کی رحلت کے بعد ۸ مئی جمعہ کے دن بتایا کہ گزشتہ رات میں نے حضرت شیخ شہید مولانا ادریس حقانیؒ کو خواب میں دیکھا مجھے فرمایا کہ جاؤ چارسدہ سے میرا منبر جس پر میں بیٹھ کر بیان کرتا اور خطبہ جمعہ پڑھاتا تھا اسے اٹھا کر اکوڑہ خٹک لے آؤ اور اسے مولانا عرفان الحق حقانی صاحب کے ساتھ جہاں وہ خطبہ جمعہ دیتا ہے رکھ دو۔میں اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر ان کی باتیں سنوں گا۔میں نے تعبیر بیان کی کہ حضرت دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے علوم ومعارف اور قلبی وروحانی تعلق دارالعلوم حقانیہ، اس کے دارالحدیث اور اساتذہ کے ساتھ برقرار ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972,32531133

احقر کی تصنیف ’’داستان رفتگاں‘‘ پر آپؒ کے تاثرات:

میری تالیف ’’داستان رفتگاں‘‘ جس میں ۱۳۰۰ علماء و مشائخ، اعیان حکومت اور صالح دیندار لوگوں کی رحلت پر ان کی سوانح اور احوال و واقعات ۷۰۵ صفحات میں جمع کیے گئے ہیں، اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنی رائے گرامی یوں تحریر فرمائی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

آپ کے ہاتھ میں یہ مبارک کتاب ’’داستانِ رفتگاں‘‘ ایک تاریخی دستاویز ہے۔ جس میں عزیزم ومکرم جناب حضرت مولانا عرفان الحق صاحب حقانی زیدمجدہم نے اہل علم، داعیان اسلام، مبلغین کرام اور زعمائے ملت ودین کے سوانحی خاکے مرتب کیے ہیں۔ عزیزم جناب مولانا عرفان الحق صاحب حقانی زیدمجدہم کی یہ تاریخی شاہکار بہت ہی مبارک اور لائق صد تحسین ہے۔ رحمۃ للعالمین، فخر کائنات، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ واجب الاعتقاد ہے: ’’الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا‘‘ (بخاری: ۴۷۱۹) جس طرح زمین کی کانیں مختلف الاستعداد ہوتی ہیں کسی سے سونا نکل رہا ہے، کسی سے چاندی، کوئی تیل کی کان ہے، کوئی لوہے کی، کسی سے کوئلہ نکل رہا ہے ان سب کانوں میں سونے کی کان کو شرف حاصل ہے، اسی طرح انسان بھی مختلف الاستعداد ہوتے ہیں، اگر شریف النفس آدمی علم حاصل کرے اور فقیہہ بنے تو سونے پر سہاگہ اور ’’نورٌ علیٰ نور‘‘ ہے۔

عزیزم ومکرم جناب مولانا عرفان الحق صاحب حقانی زیدمجدہم کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، موصوف ایک علمی خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک زبردست قلم کار ہیں۔ یقیناً ان کے قلم سے سوانحی خاکے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور آنجناب کو داد و تحسین سے نوازیں گے۔

فقط: محمد ادریس عفی عنہ

۲۷/جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۲۰ء

سوانحی حالات:

ضلع چارسدہ کو رب العالمین نے زرخیز ہونے کے ساتھ ساتھ مردم خیز بھی بنایا ہے یہ ہر دور میں عظیم شخصیات اور تاریخ ساز ہستیوں کا مولد رہا ہے۔ اسی ضلع کے ایک گاؤں، ترنگزئی میں مجاہد کبیر حضرت حاجی صاحب ترنگزئی (فضل واحد قدس سرہٗ)، زبدۃ المفسرین حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ اور فقیہہ العصر شیخ الحدیث مولانا مفتی شہزادہ نوراللہ مرقدہ پیدا ہوئے اور پوری زندگی دین متین کی خدمت میں گزاری۔ آج کل اسی گاؤں کی نامور شخصیت حضرت مولانا محمد ادریس قدس سرہٗ کا وجود بھی امت کے لئے نعمت تھا۔

نسب و پیدائش:

مولانا محمد ادریس جیسی نابغہ روزگار شخصیت حضرت العلامہ حکیم مولوی عبدالحقؒ بن شیخ الحدیث والتفسیر فقیہہ العصر مولانا مفتی شہزادہؒ بن حضرت مولانا شیخ محمد اسماعیلؒ کے گھر میں ہوئی۔ ۲۲/مارچ ۱۹۶۱ء بمطابق ۵/شوال المکرم ۱۳۸۰ھ کو پیدا ہوئے۔

(جاری ہے)

کسب (عمل) کے بغیر نسب کا فائدہ نہیں

امام الہادی یحییٰ بن حسین بن قاسم بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن المثنیٰ (علیہم الرضوان والسلام) فرماتے ہیں: ’’جو شخص بھی ظالم ہو تو اس کی مدد کرنا، اس کا ساتھ دینا، اس کو کوئی فائدہ پہنچانا یا اس کی خدمت کرنا جائز نہیں، چاہے وہ رسول اللہ ﷺ کے آل واولاد میں سے ہو یا کسی اور میں سے۔ ہر ظالم ملعون ہے اور ہر ظالم کے مددگار بھی ملعون ہیں۔‘‘ (الاحکام فی الحلال والحرام، ۲/۴۰۴)

امام الہادی (245-298ھ) خود آلِ رسول اللہ ﷺ سے ہیں اور ان کی حق گوئی ملاحظہ کیجئے کہ وہ خود یہ بات کررہے ہیں کہ کسی کا صرف رسول اللہ ﷺ سے نسبی تعلق ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا اگر اس کے اعمال فسق وظلم پر مبنی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ سے تعلق ایک شرف کی بات ہے لیکن جو شخص خود اس کا پاس نہیں رکھتا اور ظلم وفسق میں ڈوبا رہتا ہے تو اس کے لئے الٹا یہ تعلق مزید باعثِ پکڑ ہے۔ خود رسولِ خدا ﷺ سے مروی ہے کہ ’’جس کا عمل (کسب) اسے پیچھے کردے اس کا نسب اسے آگے نہیں کرسکتا۔‘‘ (صحیح مسلم، رقم: ۲۶۹۹) نیز یہی قول ’’نہج البلاغۃ‘‘ میں امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے بھی موجود ہے۔ (مرسلہ: ابوالحسین محمد قاسم)

قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئیداد

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مدظلہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

انتخاب:.... جناب خالد محمود، کراچی

مرزا قادیانی نے 1884ء میں جب براہین احمدیہ شائع کی اور لدھیانہ آکر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے الہامات لوگوں کو سنائے تو حضرت مولانا محترم مفتی محمد عبداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محترم محمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالعزیز لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ صاحبان بہت پریشان ہوئے، مرزا کے متعلق استخارہ کیا، جس میں اس کو جھوٹا اور دنیادار ہونا معلوم ہوا، تو انہوں نے مرزا قادیانی کے زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ جاری کیا، جس پر مرزا بہت تلملایا، لیکن اہل حق کب کسی کی پرواہ کرتے ہیں، کچھ دنوں بعد مولانا محترم محمد یعقوب نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا، پھر مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک استفتاء مرتب کر کے ہندوستان کے تمام مسالک کے علماء ومشائخ سے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ لیا، پھر ایک استفتاء مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ وہاں پر مولانا رحمت اللہ کیرانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ موجود تھے، انہوں نے تحقیق کر کے جواب لکھا، اور اس پر حرمین شریفین کے علماء کرام ومفتیان کرام نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے کفر کا فتویٰ جاری کیا، یوں علماء کرام کے ہاتھوں اپنے دعویٰ کی ابتداء میں ہی مرزا قادیانی ذلیل و خوار ہوا،

(تفصیل کے لئے دیکھیں رئیس قادیاں حصہ دوم)

مرزا قادیانی نے دوسرے علماء ومشائخ کی طرح حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دعوت مناظرہ دی جو کہ انہوں نے قبول کر لی، لیکن انہوں نے تقریری مباحثہ کی شرط لگائی، تاکہ عوام الناس کو بھی حق و باطل کا علم ہو سکے، لیکن مرزا کا ہمیشہ کی طرح تحریری مباحثہ پر اصرار رہا، شرائط طے نہ ہونے کی وجہ سے مناظرہ کی نوبت نہ آسکی۔ مولانا گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق کفر کا ایک تفصیلی فتویٰ جاری کیا تھا، جس کا مرزا قادیانی نے اپنے رسالہ انوار الاسلام ص، 46، پر اعتراف کیا ہے اور حضرت مولانا گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ سے مرزائیت کو کتنا نقصان پہنچا، اس کا مرزا قادیانی کی درج ذیل عبارت سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے، مرزا قادیانی لعین لکھتا ہے:

’’ان میں سے آخری شخص وہ شیطان اندھا اور گمراہ دیو ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں، اور وہ (مولانا احمد حسن) امروہی کی طرح بدبخت اور ملعونوں میں سے ہے۔‘‘ (انجام آتھم، ص، 252، بحوالہ قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئیداد، ص،14و15)

مرزا قادیانی ملعون اس حدیث مبارکہ کے بالکل مصداق تھا، جو درج ذیل ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ صحیح بخاری میں اس طرح ہیں:

’’اربع من کن فيه كان منافقا او كانت فيه خصلة من اربعة كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها: إذا حدث كذب وإذا وعد اخلف وإذا عاهد غدر وإذا خاصم فجر۔‘‘

(صحیح بخاری2459،صحیح مسلم210)

’’چار چیزیں ہیں جس شخص میں وہ ہوں خالص منافق ہوتا ہے اور جس شخص میں ان خصلتوں میں سے کوئی ایک ہو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے جب اسے امانتدار سمجھا جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ کہے، جب عہد کرے تو اسے توڑ ڈالے اور جب جھگڑے تو بدزبانی کرے۔‘‘

1889ء میں مرزا قادیانی علی گڑھ گیا تو وہاں کے مسلمانوں نے صداقت اسلام پر اس

سے تقریر کرنے کی خواہش ظاہر کی، مرزا اس قابلیت کا شخص نہ تھا، نہ علم، نہ قوت بیان آخر کار اپنے الہامات کی آڑ لے کر تقریر کرنے سے انکار کر دیا، سید تفضّل حسین نے بہت منت ساجت کی۔ لیکن مرزا نہ مانا، کسی شخص نے جو کہ مولوی اسماعیل علی گڑھی کا ملاقاتی تھا کہہ دیا کہ مرزا نے علمی قابلیت نہ ہونے کی وجہ سے انکار کیا ہے۔ مرزا قادیانی تک یہ تبصرہ پہنچا تو اس نے اپنے رسالہ (فتح اسلام ص، 27 تا 31) میں اسے کوسا۔ حالانکہ اس شخص کا تجزیہ درست تھا، اس لئے کہ مرزا نے اپنی تعلیم نامکمل چھوڑی تھی، اور اس بات کا اعتراف اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین احمد ایم اے کو بھی تھا، وہ لکھتا ہے:

”مرزا قادیانی کسبی علوم کے لحاظ سے کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھا اور نہ ہی علم مناظرہ میں اس کو خاص دسترس تھی۔ (سیرت المہدی قدیم، جلد اول، ص،118، روایت نمبر 131)

مناظرہ لدھیانہ میں شکست کھانے کے بعد مرزا قادیانی نے دہلی جا کر قسمت آزمائی کا سوچا، چنانچہ دہلی جا دھمکا اور مولانا نذیر حسین دہلوی کو دعوت مناظرہ دی، مولانا نذیر حسین صاحب اس وقت تک کافی عمر رسیدہ ہو چکے تھے، چنانچہ انہوں نے اپنے شاگرد خاص مولانا بشیر سہسوانی صاحب کو مناظرہ کے لئے مقرر کر دیا، چنانچہ 18/ اکتوبر 1891ء کو جامع مسجد دہلی میں مناظرہ ہوا، جس میں شکست کھانے کی پرانی روایت مرزا قادیانی نے برقرار رکھی۔

مرزا قادیانی کا سسر فیروز پور محکمہ انہار کا ملازم تھا اور مرزا قادیانی اس سے ملاقات کے لئے وقتاً فوقتاً جاتا رہتا تھا اور فیروز پور کے علماء کرام کو چیلنج بھی کرتا تھا، فیروز پور چھاونی میں مولانا دستگیر قصوری کا داماد ایک ممتاز تاجر تھا، شہر کے سرکردہ لوگوں نے اسے کہا کہ آپ مولانا دستگیر قصوری کو حقیقت حال بتائیں اور انہیں فیروز پور آنے کا کہیں، داماد کی زبانی پتہ چلنے پر مولانا قصوری کتابوں سمیت فیروز پور آ گئے لیکن مرزا طرح دے گیا، رؤسا شہر کے بے حد اصرار پر فیروز پور کی بجائے لاہور میں مناظرہ کرنا منظور کیا، جس کے لئے 25/ دسمبر 1892ء کی تاریخ مقرر ہوئی، مقررہ تاریخ پر لاہور میں ہزاروں علماء کرام اور عوام جمع ہو گئے، مولانا قصوری بھی پہنچ گئے لیکن مرزا قادیانی نہ خود آیا نہ ہی اپنا کوئی نمائندہ بھیجا، پانچ چھ دن انتظار کے بعد مولانا قصوری صاحب واپس تشریف لے گئے۔

امرتسر میں جب مرزا قادیانی ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کر رہا تھا۔ امرتسر کے عیسائیوں نے اندھے، کوڑھی اور برص زدہ افراد جمع کر کے مرزا قادیانی سے کہا اگر تم واقعتاً مسیح ہو تو ان افراد کو شفایاب کر کے دکھاؤ۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ مشہور ہے اور قرآن مجید میں اس کا ذکر ہے۔ مرزا نے جان بچانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ہی انکار کر دیا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جنوری 1892ء کے آخر میں مولانا عبدالحکیم کلانوری نے مرزا قادیانی سے لاہور میں اس کے دعویٰ مسیحیت کے موضوع پر مناظرہ کیا جو کہ مرزا کی خواہش کے مطابق تحریری تھا، مرزا قادیانی ہمیشہ تحریری مناظرہ کرتا تھا، مرزا بشیر احمد ایم اے کی تحریر (مندرجہ سیرت المہدی) کے مطابق مرزا نے اپنی زندگی میں صرف پانچ مناظرے کئے اور وہ سب تحریری تھے، تقریری مقابلہ سے مرزا قادیانی سخت عاجز تھا، اور مولانا دلاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بقول تقریری مباحثہ سے وہ اس طرح بھاگتا تھا جس طرح شکار شیر کو دیکھ کر بھاگ جاتا ہے، اس مناظرہ کے نتیجہ میں مرزا نے ایک توبہ نامہ لکھا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے، یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں میں پر محمول نہیں ہیں، بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہاں میں نے دعویٰ نبوت کیا ہے، وہاں نبوت سے میری مراد حقیقی نبی نہیں ہے بلکہ صرف محدث مراد ہے۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم، ص،94 تا 96)

مولانا رفیق دلاوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ ”رئیس قادیاں“ جلد 2 باب 34 میں لکھتے ہیں کہ: ”مرزا نے اس معاہدہ کی پاسداری کی اور آٹھ نو سال یعنی 1901ء تک منقولہ الفاظ دوبارہ استعمال نہ کئے۔ 1901ء میں ٹیچی ٹیچی کے بے حد اصرار پر یا کسی اور نہ معلوم وجہ سے مرزا نے اعلانیہ نبوت کا دعویٰ کر دیا اور ایک غلطی کا ازالہ نامی کتابچہ لکھ کر تمام حدود پھلانگ گیا۔“ (محاسبۂ قادیانیت، ج:19)

❁❁..............❁❁

خبروں پر ایک نظر

ختم نبوت تربیتی نشست کے شرکاء سے گفتگو

24 رجون 2026ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مدرسہ دارالقرآن (دستگیر ریلوے سوسائٹی ایف بی ایریا بلاک 15) میں ایک روزہ ختم نبوت تربیتی نشست منعقد ہوئی جس میں 100 کے لگ بھگ خواتین اور مدرسے کی طالبات نے باپردہ شرکت کی۔ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولوی محمد قاسم رفیع نصیرآبادی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی فتنہ کی خطرناکی سے شرکائے مجلس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کا قادیانیوں سے اصولی اختلاف ہے۔ خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے ایک ایک چیز نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں اختلاف ہے۔ قادیانی کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی کو سمجھتے ہیں اور اس کا اعتراف خود مرزے کی کتابوں میں ہے۔ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز نہیں، حتیٰ کہ کسی مسلمان بچہ کا جنازہ پڑھنا قادیانیوں کے ہاں درست نہیں ہے۔ قادیانیوں نے خود کو مسلمانوں سے الگ کرنے میں پہل کی۔ پاکستان کے اندر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے علاوہ پوری دنیا کے مختلف ممالک کی عدالتوں اور تنظیموں نے بھی انھیں غیر مسلم تسلیم کیا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے پلیٹ فارم سے تمام مسلمان ملکوں کے نمائندوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تو یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا اجماع سمجھا گیا۔ قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کا بائیکاٹ ہر مسلمان کا دینی ذمہ داری ہے۔ آخر میں مولانا عبیداللہ نقشبندی (امام و خطیب مدنی مسجد، گوہرآباد) نے مختصر نصائح اور دعا کرائی۔ (مولانا صابر حسین، گلبرگ ٹاؤن)

تقریری مسابقہ، تیسر ٹاؤن

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیاد ہے اور ہر مسلمان کا اس سے واقف ہونا انتہائی ضروری ہے نیز اس عظیم مشن کے لئے کسی نہ کسی درجے میں کام کرنا ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ قادیانیت کیا ہے؟ انگریز نے کیسے اسے اسلام کے مقابل کھڑا کیا، قادیانیت سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دجل وفریب کا شکار کیسے کرتی ہے؟ یہ وہ ضروری باتیں ہیں جنہیں خود بھی سیکھا جائے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی ان کی طرف راغب کیا جائے تاکہ کوئی اسلام دشمن مسلمانوں کے ایمان میں نقب زنی کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ الحمدللہ! یہ کام اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدرجۂ اتم کر رہی ہے۔ قادیانیت کا تعاقب اور اس فتنے سے عام مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً روشناس بھی کروا رہی ہے، چاہے مسلمان بھائیوں سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کرنا ہو یا مختلف مساجد میں اپنے مبلغین علماء کرام کے بیانات کروا کر مسلمان بھائیوں کے ایمان کی فکر کرنا، قادیانیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کرنے کیلئے کتب ولٹریچر کی اشاعت ہر شعبے میں ان حضرات کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ایک بات جو بندہ نے بھی محسوس کی کہ ہمارے درس نظامی کے طلباء جو ہر جمعرات کو اپنے اپنے مدرسے کی بزم میں مختلف موضوعات پر تقریریں کرتے ہیں ان میں سے دس فیصد بھی ایسے طلباء نہیں ہوتے جو اس اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوں نیز فوقانی درجات عالیہ تا عالمیہ کے اکثر طلباء سے اگر آپ یہ پوچھ بیٹھیں کہ برخوردار کس سن میں مملکت خداداد پاکستان میں قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا تھا یا تحریک کیسے وجود میں آئی، اس کے محرکات کیا تھے؟ مرزا غلام قادیانی کون تھا؟ کہاں پیدا ہوا، اس کو اس

سفرِ آخرت کے لئے زادِراہ

”جناب اشتر نخعیؒ ایک مرتبہ رات کے وقت امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ نماز میں مشغول تھے، اشترؒ کہنے لگے: امیر المؤمنین! دن کا روزہ، رات کا جاگنا اور ان کے مابین مشقت آمیز مصروفیات؟ سیدنا حضرت علیؓ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: آخرت کا سفر بہت طویل ہے تو ضروری ہے کہ سفر کا کچھ حصہ شب میں طے کر لیا جائے۔“ (لطائف المعارف لابن رجبؒ)

(مرسلہ: مولانا محمد قاسم رفیع)

کام کے لئے تیار کرنے والے کون تھے، اس تحریک کے لئے کتنے مسلمانوں نے قربانیاں دیں، اسی طرح مقدمہ بہاولپور کیا تھا، تحریک ختم نبوت کے پہلے امیر کون تھے؟ اس عظیم کام کے لئے خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مناظر اسلام مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ جیسے عظیم رجال کار نے اپنے آپ کو اس عظیم مقصد کے لئے وقف فرمایا اور قربانیاں پیش کیں ان کی سنہری خدمات کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں؟ تو ہمارے طلباء میں سے اکثر کا جواب نفی میں آئے گا، یقیناً ہماری ہی کوتاہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور مبلغین حضرات کو کہ انہوں نے اس عظیم کام کو طلباء کے درمیان اجاگر کرنے کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا کہ اس موضوع پر طلباء کے درمیان تقریری مقابلوں کا انعقاد ٹاؤن، ضلع اور مرکز کی سطح پر کروایا جائے اور اچھی تقریر کرنے والے طلباء کی انعامات کی صورت میں حوصلہ افزائی کی جائے۔

اسی سلسلے میں شب جمعہ کو ایک تقریری مسابقہ عظیم دینی درس گاہ جامعہ یوسفیہ اسلامیہ تیسر ٹاؤن میں بھی منعقد کیا گیا، جس میں منگھوپیر ٹاؤن کے اکثر مدارس کے طلبا نے حصہ لیا۔ راقم الحروف کو بھی حضرت مولانا عبدالرحمن ترندی صاحب کی دعوت پر منصف کی حیثیت سے شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس تقریری مسابقہ میں انیس طلبہ نے ”تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب“ کے عنوان پر تقاریر کیں۔ پروگرام کے بعد ادارے کی طرف سے منصفین حضرات اور مسابقے میں شریک طلبہ کرام کے لئے ہدایا کا اہتمام تھا۔ نتائج کے اعلان اور دعا کے بعد تمام علماء کرام معززین علاقہ اور عوام الناس کے لئے عشائیے کا بہترین نظم کیا گیا تھا۔ الحمدللہ جامعہ یوسفیہ اسلامیہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی نعمان یوسف صاحب مدظلہم اور اساتذہ نے انتظامات کو چار چاند لگا دیئے۔ میزبان حضرات نے مہمانوں کا بھرپور اکرام کیا۔ تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

(مولانا عبدالستار، اٹکی)

بقیہ:.... اداریہ

۸:.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد جنوبی افریقا کے ان ممالک کا دورہ کیا تھا جہاں قادیانی لٹیرے غریب مسلمانوں کے ایمان کا شکار کرتے تھے، حضرت بنوریؒ نے ان ممالک میں باقاعدہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی شاخیں قائم فرما کے انہیں کام کا طریق سمجھایا، جنوری ۲۰۱۵ء میں انہی ممالک میں سے ایک ملک گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔

یہ واقعات شاہد عدل ہیں کہ قادیانیوں کو پوری دنیا کے مسلمان تو غیر مسلم مانتے ہی ہیں، نیز غیر مسلموں یہود و نصاریٰ کے سامنے بھی جب قادیانیت کی حقیقت آئی تو انھیں بھی ان کو مسلمانوں سے الگ سمجھنے میں کوئی جھجک نہ ہوئی۔

قادیانیوں کے کفر پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بھی یہ سمجھنا کہ صرف پاکستان میں قادیانی غیر مسلم قرار دیے گئے ہیں، خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔

ہم علمائے کرام سے درخواست کریں گے کہ قادیانی فتنے سے عوام الناس کو خبردار رکھنے کے لیے اپنے بیانات میں اس مسئلے کی سنگینی کو ضرور اجاگر کیا کریں، تاکہ سادہ مسلمان اس فتنے سے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہو کر انہیں مسلمانوں کے مختلف مسالک کے باہمی اختلافات پر محمول نہ کر بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کی اس فتنے سے حفاظت فرمائے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے دامے دِرمے قدمے سُخنے کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین!

تحفظ ختم نبوت کورس، لیاری

جامع مسجد یاسین بہار کالونی میں منعقدہ آٹھ روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کی مختصر روئیداد:

جامع مسجد یاسین، بہار کالونی میں آٹھ روزہ ’’تحفظ ختم نبوت کورس‘‘ کا انعقاد کیا گیا۔ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لیاری ٹاؤن اور العصر فاؤنڈیشن کے باہمی اشتراک سے ۱۴؍جون تا ۲۱؍جون ۲۰۲۶ء تک جاری رہا، جس کی روزانہ کی نشستیں مغرب سے عشاء کے درمیانی وقت میں منعقد کی گئیں۔

کورس میں ۳۵۰ سے زائد افراد نے شرکت کی، جن میں تقریباً ۲۵۰ خواتین اور ۱۰۰ کے قریب مرد حضرات شامل تھے۔ شرکاء میں اسکول و کالجز کے پرنسپلز، تدریسی عملہ، یونیورسٹی کے طلباء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے دیگر پروفیشنلز کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

منتظمین کی جانب سے روزانہ حاضری کا ایک باقاعدہ اور شفاف نظام وضع کیا گیا تھا۔ روایتی اندازِ بیان سے ہٹ کر پروجیکٹر اور سلائیڈز کی مدد سے عصری ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا گیا، تاکہ اہم اور حساس علمی نکات براہِ راست شرکاء کے ذہن نشین ہو سکیں۔ اس کے ساتھ ہی شرکاء کی سہولت کا باریک بینی سے خیال رکھتے ہوئے انہیں روزانہ نوٹس لینے کے لیے تحریری شیٹس اور قلم فراہم کیے گئے۔

کورس کے ابتدائی چھ دن کے اسباق کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلے دن اتوار کو ’’جدید فتنے اور ردِ الحاد‘‘ کے عنوان پر مولانا فضل سبحان صاحب نے مائیک سنبھالا۔ دوسرے دن پیر کو ’’ظہورِ امام مہدی اور فتنہ گوہر شاہی‘‘ کے حساس عنوان پر مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب نے تفصیلی روشنی ڈالی۔ تیسرے روز منگل کو مولانا محمد عادل غنی صاحب نے ’’قادیانی کافر کیوں؟ اور عام کافروں سے ان کا فرق‘‘ کے عنوان پر مدلل گفتگو فرمائی۔ چوتھے روز بدھ کو ’’مرزا قادیانی کے حالاتِ زندگی اور حقیقت‘‘ پر راقم نے لیکچر دیا۔ پانچویں روز ’’عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر مولانا محمد اقبال صاحب نے فکر انگیز خطاب فرمایا، جبکہ چھٹے روز جمعہ کو ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول‘‘ کے موضوع پر مولانا محمد عادل غنی نے بیان کیا۔

ساتویں دن شرکاء کورس کا ایک تحریری امتحان لیا گیا، جس میں لگ بھگ ۲۷۰ افراد نے شرکت کی اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔

آٹھویں اور آخری دن امام وخطیب جامع مسجد یاسین اور ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن مولانا فضل سبحان صاحب کی زیرِ صدارت تقسیم اسناد کی ایک پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے خصوصی شرکت کی اور بیان فرمایا اور کامیاب شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔ اس تقریب سعید میں شیخ الحدیث مولانا نورالحق، مولانا نعیم اللہ، مولانا عبدالخالق سولنگی، مولانا مفتی محمد اقبال بھی شریک ہوئے۔

(مولانا محمد فہد ہنگورو، لیاری)

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ذوقِ عبادت

’’امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نہایت عبادت گزار تھے، عبادت کے وسیع مفہوم کو آپ نے اپنی زندگی میں برتا، عبادت کا شوق آپ کو خاندانِ نبوت سے بچپن ہی میں حاصل ہو چکا تھا، آپ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے تربیت یافتہ تھے جو اپنے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خادم طلب کرنے آتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں اس سے بہتر چیز تسبیح وتحمید اور تہلیل وتکبیر کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے اور ان کے شوہر سے رات میں جب کہ وہ بستر پر ہوتے کہتے: اٹھو نماز پڑھو، چنانچہ آپ نے زہد وعبادت، ورع وتقویٰ اور حلم وصبر سے معمور خانوادے میں آنکھیں کھولی، یہ بنیادی باتیں، مفاہیم اور اعلیٰ قدریں آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس قدر رچ بس گئیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ان میں ضرب المثل ہو گئے۔ آپ شعوری طور پر عبادت گزار تھے، یقین کے ساتھ آپ اللہ والے تھے، دنیا اور اس کے مشاغل سے پوری رضامندی اور اطمینان کے ساتھ بے رغبت تھے، اسی لئے جب آپ وضو کر کے فارغ ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل جاتا، اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جو عرش والے کے حضور جانے کا ارادہ کرے اس کا رنگ بدل جانا چاہیے۔‘‘ (وفیات الاعیان: ۲/۶۹)

REGD. SS. 160

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت۔ مکمل سیٹ 40 جلدیں	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	16000
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	600
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	600
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	300
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت (6 جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (2 جلدیں)	رسائل اکابرین	800
13	مجموعہ کتب حیات الانبیاء علیہم السلام (مکمل سیٹ 17 جلدیں)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	7500
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (2 جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	800
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	300
18	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ مرزائیہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	جسٹس محمد اکبر خان صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	سواطع الالہام	حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	150
23	فتاویٰ ختم نبوت	حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ	1200
24	قادیانیت (مطالعہ و جائزہ)	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	300
25	سیدہ فاطمہؓ	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
26	نشانِ منزل	محترمہ خنساء امین صاحبہ	200

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ